عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ ۰ شمارہ نمبر: ۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

معجزاتِ مقدس

خیر البشر آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ روح پرور پہلو

تسخیر عالم کا یہودی منصوبہ

موجودہ سائنسی دور اور اسلام

علاقہ تھر میں قادیانی ٹی وی اسٹیشن کا قیام

۲۱ ایکڑ زمین کی خریداری اور ہاسپٹل کی تعمیر وغیرہ

خطرناک عزائم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سفر قادیان

ایک داستان

قادیانی قاعدہ

مرزا غلام قادیانی کے رتبے کو نبی کریم ؐ سے ملانا توہین رسالت ہے

ہائیکورٹ کا فیصلہ

A QUESTION
TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر ۶ • بتاریخ ۲۸ محرم الحرام تا ۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ • بمطابق ۸ جولائی تا ۱۴ جولائی ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱: نعت رسول مقبولؐ ____ ۴
۲: اداریہ ____ ۵
۳: اسلام اور میانہ روی ____ ۷
۴: بارش نہ ہونے کے اسباب ____ ۸
۵: معجزات مقدس ____ ۹
۶: کبھی ایسا بھی ہوا تھا ____ ۹
۷: اچھے مسلمان کے اوصاف ____ ۱۲
۸: مجھے انسان کی تلاش ہے ____ ۱۱
۹: گانا بجانا اور ناچنا حرام ہے ____ ۱۳
۱۰: سائنسی دور اور اسلام ____ ۱۴
۱۱: تسخیر عالم کا یہودی منصوبہ ____ ۱۵
۱۲: سفر قادیان ____ ۱۶
۱۳: قادیانی قاعدہ ____ ۲۲

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا • مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان • مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

[illegible]
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات وانڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

ڈاکٹر مبارک بقاپوری

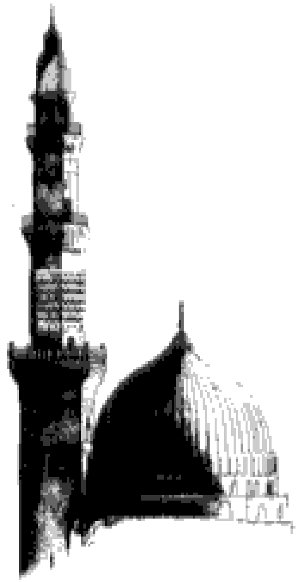

نعت رسول مقبول ﷺ

راہ حیات پر نہ کبھی بے خبر چلو
درکار ہے سکوں تو نبی کے نگر چلو

آواز دے رہے ہیں رہ گمشدہ سے ہم
اب اے خضر مدینے تمہی ہمسفر چلو

تعلیم پر نبی کی عمل بھی ہے لازمی
لغزش نہ ہو قدم میں سمجھ سوچ کر چلو

رکھو سدا نظر میں زمانے کی چال کو
جس سمت ہے رضائے محمد ادھر چلو

زمزم کا گھونٹ پی کے بھی تشنہ لبی سی ہے
یہ تشنگی مٹانے نبی کے نگر چلو

دنوں جہاں میں تم کو جو رہنا ہے کامران
آقا نے چن لیا جو اسی راہ پر چلو

رحمت کے پھول تم نے بکھیرے ہیں ہر طرف
دامن پر ان گلوں سے مبارک کا کر چلو

علاقہ تھر میں قادیانی ٹی وی اسٹیشن کا قیام، ۲۱ ایکڑ زمین کی خرید

ہاسپٹل کی تعمیر وغیرہ خطرناک عزائم کی نشاندہی کرتے ہیں

سننے میں آیا ہے کہ قادیانیوں نے تھر سندھ کے علاقہ میں اپنا ٹیلی ویژن اسٹیشن قائم کر لیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اندرون سندھ اور اندرونی پنجاب کے بیشتر شہروں میں آج کل جدید ڈش انٹینا کی مدد سے پی ٹی وی کی نشریات کے دوران ہی ہائی فریکونسی کے ذریعے قادیانی اپنے تبلیغی پروگرام ٹیلی کاسٹ کرنا شروع کر دیتے ہیں سندھ میں تھر کا علاقہ ان کی اس قسم کی سرگرمیوں کا اہم گڑھ بن چکا ہے۔ چند ماہ قبل قادیانیوں نے خصوصی طور پر ربوہ سے رقم حاصل کر کے تیس ہائی پاور ڈش انٹینا تھر کے علاقے میں بھجوائے ہیں اخباری رپورٹ کے مطابق تین گولارچی' تین شادی لارج اور بقیہ چودہ نوکوٹ میں نصب کئے گئے ہیں ان ہائی پاور ڈش انٹینا کو آن کیا جاتا ہے تو پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات جام ہو جاتی ہیں اور دو ہزار فٹ کے اندر قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کی تقریر نشر کی جاتی ہے جس دن تقریر نشر ہوتی ہے تو اکثر مسلمان اپنے ٹی وی سیٹ بند کر دیتے ہیں جب کہ بعض اس کی مخصوص ہیئت یا صورت کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتے ہیں جب وہ قرآن مجید کی غلط سلط انداز میں تلاوت کرتا ہے تو وہ اس کی تقریر سننے لگتے ہیں قادیانیوں نے گولارچی میں اپنا نشریاتی تبلیغی ہیڈ کوارٹر بھی قائم کر دیا ہے جو کہ خالد عرف خالی کے کنٹرول میں ہے اور یہ شخص قادیانی اسکواڈ کا کمانڈر بھی ہے قادیانیوں نے اپنے دائرہ کار کو تھر کے علاقے نگرپارکر' جیلور' ڈیلیو' مٹھی اور دیگر علاقوں تک وسیع کر دیا ہے۔

صرف ٹی وی اسٹیشن کے قیام ڈش انٹینا کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ پر ہی معاملہ ختم نہیں ہو جاتا بلکہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے دوسرے حربے بھی استعمال کئے جا رہے ہیں ایک اخباری اطلاع کے مطابق وہاں قادیانی سرگرمیوں پر حکومت کو بھی تشویش لاحق ہے روزنامہ نوائے وقت کراچی نے ۱۵ مئی ۱۹۹۴ء کو یہ خبر شائع کی ہے۔

"پاک بھارت سرحد کے زیرو پوائنٹ والے علاقوں میں قادیانیت کے فروغ کی کوششوں پر مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے ڈپٹی کمشنر تھرپارکر سے تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے پتہ چلا ہے کہ خفیہ اداروں نے کا چھبو' گوندی' بازھو' شولو' ٹی ڈیرو اور چونچا کے علاقوں میں ربوہ سے آنے والے وفود کی سرگرمیوں سے اعلیٰ حکام کو آگاہ کیا تھا' ادھر مٹھی میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کے لئے ہائی اسکول مٹھی کے قریب ایک پلاٹ خریدا ہے جب کہ تین کروڑ کی لاگت سے المہدی ہاسپٹل کا کام شروع کر دیا گیا ہے ۲۱ ایکڑ زمین پر ضلعی صدر مقام مٹھی میں بننے والے اس کثیر المقاصد منصوبے میں سماعت گاہ' سندھی میں لٹریچر شائع کرنے کا ادارہ' آفسٹ پریس اور قادیانی بننے والوں کے لئے رہائشی کالونی تعمیر کی جائے گی مقامی قادیانیوں نے بتایا کہ ہمارے قائد مرزا طاہر کو غیب سے نوید سنائی گئی ہے کہ صحرائے تھر مستقبل میں احمدی فکر کا مرکز بنے گا......... قادیانیت کی تبلیغ کے لئے کام کرنے والے تمام لوگ سرکاری ملازم ہیں ان کی سربراہی ایک اسکول کا صدر مدرس کر رہا ہے۔"

یہ خبر قادیانیوں کے خطرناک عزائم کی نشاندہی کر رہی ہے بظاہر یہ خبر صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی تشویش سے متعلق ہے کیونکہ خفیہ اداروں نے قادیانی سرگرمیوں سے متعلق رپورٹیں ارسال کی تھیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ رپورٹیں سرد خانہ کی نذر ہو چکی ہیں ورنہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود حکومت نے کیا کارروائی کی؟

اگر کوئی سیاسی مخالف ہوتا تو اس کا فوری ایکشن لیا جاتا جیسا کہ میاں نواز شریف کی کوٹھی کے اردگرد تجاوزات کے نام پر فوراً "ایکشن لیا گیا اور آناً" فاناً" بلڈوزر چل گئے حکومت کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ قادیانی نہ حکومت کے خیر خواہ ہیں نہ ملک کے خیر خواہ ہیں اور نہ ہی اسلام کے ان کے مخصوص سیاسی عزائم ہیں مرزا قادیانی سے لے کر اب تک اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ تھر کے علاقے میں ٹیلی ویژن اسٹیشن کا قیام' ڈش انٹینا کی تقسیم' پی ٹی وی کی نشریات کو جام کرنا' ۲۱ ایکڑ اراضی کی خرید' ہاسپٹل کی تعمیر' آفسٹ پریس کی تنصیب' سندھی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کا منصوبہ اور ربوہ سے وفود کی آمد یہ سب کچھ سیاسی مقاصد کے حصول کا پہلا زینہ ہے۔ اس کے علاوہ وہ عام جلسے بھی کرنے لگے ہیں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بھی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ تبلیغ کے زمرے میں آتا ہے جو قانون کے خلاف ہے اور مسلمانوں میں اشتعال انگیزی کا باعث ہے۔ اس لئے حکومت خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹوں کو نظر انداز نہ کرے اور اخبار میں یہ خبر دلوا کر حکومت کو قادیانی سرگرمیوں پر تشویش ہے لیپا پوتی نہ کرے بلکہ آرڈی نینس مجریہ ۱۹۸۴ء کی دفعہ ۲۹۸۔ ج کے مطابق قادیانی سرگرمیوں کا سختی کے ساتھ نوٹس لے۔ اس دفعہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔"

علاقہ تھر میں قادیانیوں کی تمام تر سرگرمیاں اس دفعہ کی زد میں آتی ہیں۔ اگر حکومت خصوصاً" سندھ کی حکومت نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو یہ علاقہ تھر ہی کے لئے نہیں بلکہ پورے سندھ کے لئے نقصان دہ ہو گا ہمیں امید ہے کہ حکومت سندھ اس اہم مسئلہ کی طرف فوری توجہ دے گی۔

معجزات مقدس

خیر البشر آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا روح پرور پہلو

ترجمہ:۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات سب اس بات کے لئے جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن بنا لاویں تب بھی ایسا نہ لا سکیں گے اگر چہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جاویں

(بنی اسرائیل)

یوں تو آنحضورؐ کی ذات گرامی خود ہی سراپا اعجاز ہے تاہم آپ کو بارگاہ رب العزت نے بے شمار معجزات عطا فرمائے ان معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن حکیم ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود فرماتے ہیں "انبیاء میں سے ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر معجزات عطا کئے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے لیکن جو معجزہ مجھے عنایت کیا گیا وہ وحی (قرآن) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروؤں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔" (صحیح بخاری)

معجزہ قرآن مجید کے کئی پہلو ہیں اور وہ ہر پہلو اور ہر حیثیت سے ایک کامل اور عظیم ترین معجزہ ہے اس معجزہ کامل کی چند حیثیتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

تمام الہامی کتابوں میں قرآن مجید اپنے اس دعوٰی پر منفرد ہے کہ وہ ہمیشہ محفوظ رہے گا اور یہ کہ خدائے بزرگ و برتر خود اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے لہٰذا یہ اٹل حقیقت ہے کہ جب تک یہ نظام کائنات قائم ہے اس کی حیثیت باقی رہے گی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ۔ "بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" اس کے برعکس یہود کا پرانا عہد نامہ ہو عیسائیوں کی انجیل پارسیوں کی ژند ہو یا ہندوؤں کی گیتا۔ کسی دوسری مذہبی کتاب نے اپنے محفوظ ہونے یا اپنی اصلیت کے شبہ سے بالاتر ہونے کا دعوٰی نہیں کیا لیکن قرآن مجید آج سے چودہ برس کے بعد بھی ایک ایک نقطے 'زیر' زبر اور پیش کے ساتھ اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور کرہ ارض پر مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو پوری تحدی کے ساتھ اپنی کتاب کے شک و شبہ سے بالا تر ہونے اور جس صورت میں وہ نازل ہوئی بعینہ آج بھی اس کے اسی صورت میں موجود ہونے کا دعوٰی کرتی ہے دوسری کتاب الٰہی تحریف و تغیر اور تراجم و تعبیر سے اپنی اصل زبان اور اصلی الفاظ کھو چکی ہیں ان کے نت نئے ایڈیشن شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن ہر ایڈیشن دوسرے ایڈیشن سے جداگانہ ہوتا ہے گو کہ تمام نہ سہی مگر مختلف مقامات میں ضرور فرق ہوتا ہے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ چونکہ خدا تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لئے اس کی ابدی زندگی کاغذ' قلم اور سیاہی کی محتاج نہیں۔ بلکہ اسے لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا ہے اور تا قیامت اس کے کسی ایک حرف یا زیر زبر پیش میں بھی تبدیلی ہونا ممکن نہیں یہ صرف قرآن کریم کا ہی اعجاز نہیں تو اور کیا ہے قرآن کریم کا ایک ایک لفظ' حرف زیر' زبر' پیش پورے یقین کے ساتھ مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک موجود ہے اور ان میں کسی اختلاف کا تصور تک نہیں جا سکتا قرآن مجید جس صورت میں پاکستان میں ہے' روس' چین' افریقہ' امریکہ اور خطہ ارضی کے دوسرے تمام گوشوں میں بھی اس کا اسی صورت میں ہونا یقینی ہے۔ کیا مجال کہ قرآن کے کسی نسخہ میں ایک حرف بھی کم یا زیادہ ہو جائے مجموعی طور پر سارے قرآن پاک میں حروف تہجی جس تعداد میں آئے ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

ا	۴۸۹۴۲	ض	۶۸۲
ب	۱۱۴۲۸	ط	۱۲۰۷
ت	۲۴۰۴	ظ	۷۸۴
ث	۲۱۰۵	ع	۹۴۷۲
ج	۳۲۲۲	غ	۹۲۱
ح	۴۱۳۰	ف	۲۴۱۸
خ	۲۱۰۵	ق	۶۹۱۴
د	۵۹۷۲	ک	۱۰۹۲۸
ذ	۴۷۳۹	ل	۳۳۵۴۰
ر	۱۱۷۹۳	م	۲۶۵۱۵
ز	۱۵۸۰	ن	۲۶۱۹۰
س	۵۹۷۶	و	۲۵۵۸۹
ش	۲۱۱۵	ہ	۱۹۰۷۰
ص	۲۰۰۸۳	ی	۲۵۹۰۹

دنیا کے کسی مذہب کے لوگ اپنی مذہبی کتاب حروف کی تعداد اس یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے یہ صرف اور صرف قرآن حکیم ہی کا اعزاز ہے۔ قرآن مجید بے مثل ہے

نبی کریمؐ کو جو لاتعداد معجزات عطا ہوئے ہیں ان میں سے معجزہ قرآن ہی ایک ایسا معجزہ ہے جس کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے تحدی کی ہے اور اعلان عام کیا ہے کہ کوئی اس کی ایک سورت ہی بنا کر لے آئے اور پھر اللہ رب العزت نے خود ہی پیش گوئی کی ہے کہ دنیا اس کی نظیر بنانے سے ہمیشہ عاجز رہے گی جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوا "اے رسول سب سے کہہ دیجئے اگر سب انسان اور تمام جن مل کر بھی چاہیں کہ وہ اس جیسا قرآن بنا لائیں تو وہ ہرگز ہرگز نہیں لا سکتے اگر چہ وہ ایک دوسرے کی مدد و اعانت بھی کریں۔" (سورہ بنی اسرائیل ۱۰ ع ۱۵ پ) دوسرے کئی مقامات پر کفار کو چیلنج دیا گیا ہے کہ قرآن جیسی ایک ہی سورت بنا کر لائیں اور پھر تحدید کی گئی کہ وہ ہرگز ہرگز نہ لا سکیں گے سورہ یونس میں ارشاد خداوندی ہے "کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس قرآن کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اس جیسی ایک سورہ ہی تم بنا لاؤ خدا کے سوا اور جس کو چاہو مدد کے لئے بلا لو اگر تم سچے ہو۔" سورہ بقرہ میں خدا کے بزرگ و برتر کی تحدی ملاحظہ ہو۔ "تو اگر تم ایسی سورت بنا کر نہ لا سکو اور یقیناً" نہ لا سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے تیار رکھی گئی ہے۔" ((سورہ بقرہ ۱) پھر سورہ طور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اس (قرآن حکیم) جیسی ایک ہی بات پیش کریں۔" کیا یہ (کفار) نہیں کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اس جیسی ایک ہی بات پیش کریں اگر یہ سچے ہیں۔" اور پھر یہ چیلنج پیغمبر امی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے کن لوگوں کو دیا جا رہا ہے ان عربوں کو جن کو اپنی قدرت کلام' اور بیان فصاحت (بلاغت اور طاقت لائی پر اس قدر ناز تھا کہ وہ اپنے علاوہ ساری دنیا کو "عجم" یعنی گونگا کہتے تھے۔ جن میں کعب بن زہیر' طفیل بن عمرو حسان بن ثابت' زبرقانؒ' شماس' لبید' ہے کہ صرف اسلام ہی امن و آشتی کی واحد ضمانت ہے اور یہ بھی کہ ایسی توانائی کا حصول ہمارا حق ہے کہ ہم اس شعور کے حامل ہیں جو امن و آشتی کے سلسلے

باقی صفحہ ۳۶ پر

سردار علی صابری

اسلام اور میانہ روی

اسلام میں مسلمانوں کو "امت وسطی" کے لقب سے نوازا گیا ہے یوں تو یہ لفظ بہت وسیع المعانی ہے لیکن اس کی جامع و مختصر تعریف سے مراد وہ ملت ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں افراط و تفریط سے بچ کر میانہ روی یا درمیانی راستے پر قائم رہے۔

اسلام سے پیشتر متعدد قوموں نے آ کر مذہب کی جانب رجحان بڑھایا تو اس قدر شدت اور غلو پر کاربند ہوئیں کہ دنیا سے تمام تعلقات منقطع کر لئے' ویران جنگلوں پہاڑوں اور خانقاہوں میں دھونی رمائی اور تجرد و رہبانیت کی غیر فطری زندگی اختیار کر لی' دوسری جانب ان قوموں کو دنیا کی طلب ہوئی تو قوم اور معاشرے کے سارے بنیادی حقوق فراموش کر کے دولت کی پجاری بن گئیں۔

لیکن اسلام زندگی کے ہر شعبے میں چاہے اس کا تعلق دین سے ہو دنیا سے غلو و شدت سے روکتا ہے اور لوگوں کو تمام معاملات میں میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی ۱۸۵ ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے

" ترجمہ:۔ اللہ کو دینی احکام میں تمہارے لئے آسانی منظور ہے' وہ تمہیں دشواری ڈالنا پسند نہیں کرتا۔"

بخاری شریف میں حضرات ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا " دین میں میانہ روی اختیار کرو اور اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو' صبح کو چلو عبادت کے لئے اور شام کو اور کچھ رات کے آخری حصہ میں' میانہ روی اختیار کرو۔"

رسولؐ کے خادم خاص حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول کریمؐ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے' دریافت فرمایا یہ کیسی رسی ہے؟ ایک خاتون کا نام لے کر عرض کیا گیا کہ یہ ان کی رسی ہے جب وہ رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے لٹک جاتی ہیں' حضورؐ نے حکم دیا کہ رسی کھول کر پھینک دی جائے اور ارشاد فرمایا " صرف اتنی دیر نماز پڑھو جب تک جسم میں چستی باقی رہے اور جب تھک جاؤ تو سو رہو۔"

اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے متفق علیہ روایت ہے کہ فرمایا رسول برحقؐ نے جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اسے نیند محسوس ہو تو سو جائے۔"

رسول اللہؐ کو ایک مشہور و ممتاز صحابی کے بارے میں اطلاع کی کہ وہ مستقل طور پر دن بھر روزے رکھتے ہیں اور ساری رات نماز پڑھتے ہیں' حضورؐ نے انہیں بلا کر ممانعت فرمائی اور میانہ روی کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا " تم روزہ بھی رکھو اور روزہ ترک بھی کرو' رات میں تہجد کی نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو' تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہارے مہمانوں کا بھی ہے۔"

عبادت میں میانہ روی کی تعلیم و تاکید سے مقصد یہ تھا کہ مسلمان صرف نماز اور روزے ہی کو زندگی کا پہلا اور آخری ماحصل یقین نہ کر لیں بلکہ اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ ان پر صرف اللہ ہی کے نہیں بندوں کے بھی کچھ حقوق ہیں اگر انہوں نے عبادت میں میانہ روی اختیار نہ کی اور انتہائی غلو و شدت سے کام لیا تو وہ دنیا کے کام کس طرح سر انجام دے سکیں گے اور قوم اور معاشرے کی جانب سے ان پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان سے عہدہ برا ہونے کی صورت کیا ہو گی؟

اسلام صرف چند ہی دینی رسومات و شعار کا مجموعہ نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے وہ دین و دنیا کے معاملات میں ایسی میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے جس پر کاربند ہو کر ایک مسلمان اپنے اور بندگان خدا کے حقوق بھی خیرو خوبی سے انجام دے اور بندگان خدا کے حقوق بھی' اسلام میں دولت کمانا ناجائز نہیں' حضورؐ کے کئی صحابی اس زمانہ کے لحاظ سے دولت مند تھے اور تجارت وغیرہ کے ذریعہ روپے کماتے تھے' شریعت کے احکام کا ایک بڑا حصہ تجارت اور مالی معاملات سے بھی متعلق ہے اور ایماندار تاجروں کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

اسلام نے دین اور بندگان خدا کی خدمت وغیرہ کے لئے روپے کمانے کو کار ثواب قرار دیا ہے' لیکن وہ جس چیز کی سختی سے ممانعت کرتا ہے وہ دولت کی ہوس' دولت کی پوجا اور دولت کے انبار جو لوگ دولت کماتے ہیں محض دولت کا انبار لگانے کی ہوس میں' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ صرف الفاظ میں "عذاب الیم" کا مژدہ سناتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو دولت اللہ کی راہ میں خرچ نہ کی جائے' اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ میں تپا کر سرمایہ پرستوں کے منہ' پہلو اور پیٹھوں کو داغ کر کہا جائے گا کہ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔" ترجمہ:۔ جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لئے اچھی ہے' نہیں یہ ان کے حق میں بہت بری ہے' وہ جو کچھ اپنی کنجوسی سے جمع کرتے ہیں وہی قیامت کے دن ان کی گردنوں کا طوق بن جائے گی۔"

اسلام نے انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر بہت زیادہ زور دیا ہے اسلام کا حکم ہے کہ والدین' غریب رشتے داروں' مسافروں' مسکینوں' یتیموں' بیواؤں اور دوسرے نادار محتاج بندگان خدا کی امداد پر کشادہ دلی سے روپے خرچ کیا جائے' اللہ تعالیٰ یہاں تک ارشاد فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے کسی غریب بندے کی مدد کرتا ہے تو گویا وہ خود اپنے پروردگار کو قرض حسنہ دیتا ہے جسے بڑھا چڑھا کر ادا کرنا اللہ کے ذمے ہے لیکن غریب بندوں کی امداد یا خود رب کریم کو قرض حسنہ دینے کے معاملے میں بھی میانہ روی کی تاکید کی گئی ہے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی یہ تعریف الفرقان کی ۶۷ ویں آیت میں کی گئی ہے۔

ترجمہ:۔" وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں ان کا خرچ درمیانہ ہوتا ہے۔"

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے ترجمہ:۔" رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین و مسافر کو اس کا حق اور فضول خرچی نہ کرو' فضول خرچی لوگ شیطان کے بھائی ہیں" اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔"

اسی سورہ کی ۲۹ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" ترجمہ:۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ بالکل کھلا چھوڑ دو کہ درماندہ و ملامت زدہ بن کر رہ جاؤ۔"

اللہ پاک کے ارشادات کا مقصد یہ ہے کہ انسان روپیہ کمائے لیکن بخیلی کا بریک لگا کر دولت کی گردش روکے نہیں' اپنی جائز ضروریات مثلاً" کھانا پینا' رہنا سہنا' اہل و عیال کی پرورش و کفالت وغیرہ پوری کرنے کے بعد اپنے

باقی صفحہ ۱۲ پر

تحریر ابو شفقت قریشی

بارش نہ ہونے کے اسباب

زمین کی تمام رونقیں اور انسانی زندگی و خوشحالی کا دارومدار بارش پر ہے۔ بے شک جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت احسانات ہیں وہاں رحمت کی بارش کا نزول ایک عظیم احسان ہے اللہ تعالیٰ بارش کے نزول کے بارے میں اپنی حکمت ربوبیت اور شان خلاقیت کا ذکر کر کے سائنس کی دنیا کو چونکا کر رکھ دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ اس کو جس طرف چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم بارش کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتی ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے خوش ہونے سے پہلے ان پر برسے ناامید تھے (سورہ روم ۴۸ تا ۴۹)

پانی ایک اہم بنیادی انسانی ضرورت ہے جس کے بغیر انسانی زندگی کا تصور ہی بے معنی ہو جاتا ہے پانی کی نعمت نہ صرف آسمانی بارش سے براہ راست عطا ہوتی ہے بلکہ زیر زمین بھی اس کے خزانے موجود ہیں انسان کا کام ہے کہ بندگی کرے اور اللہ کی نعمتوں کا ہر گھڑی شکر ادا کرے اور اس کی یاد سے کبھی بھی غافل نہ ہو بد قسمتی سے آج ہم نے اس کی یاد سے غافل ہو کر لہو و لعب کی زندگی گزارنی شروع کر دی بے حیائی' جھوٹ' فریب اور ان گنت خرافات کا بول بالا ہے۔ گھر گھر میں ٹی وی کیا کم تھے کہ اوپر سے ڈش انٹینا کی لعنت سے مغربی ممالک کی بے حیائی پاپ میوزک اور عریانی سے ہماری نئی پود کے اخلاق تباہ و برباد ہو رہے ہیں ناچ گانا۔ رنگ رلیاں اور شعائر اللہ سے مذاق بھی ہمارے شامت اعمال کا سبب ہیں اللہ کی یاد سے غفلت اور ہماری بداعمالیوں کے نتیجے میں کئی ماہ سے باران رحمت کا نزول نہیں ہوا۔ ارشاد ربانی ہے "تم پر جو مصیبت بھی آئی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے (سورہ الشوریٰ ۳۰) یہ مصائب جو تم پر نازل ہوئے ہیں یہ محض بطور تنبیہ ہیں تاکہ تم ہوش میں آؤ اور اپنے اعمال کا جائزہ لے کر دیکھو کہ اپنے رب کے مقابلے میں تم نے کیا روش اختیار کر رکھی ہے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرو کہ جس اللہ سے تم بغاوت کر رہے ہو اس کے مقابلے میں تم کتنے بے بس ہو سائنس والوں کا کہنا ہے کہ ہوا کے دباؤ کی کمی یا زیادتی وغیرہ اس کا اصل سبب ہیں۔ مگر اللہ کے نیک بندوں کی نگاہیں خالق کائنات سے لگی ہوئی ہیں کیونکہ یہ رب کائنات کو راضی کرنے کا موقع ہے اگر ہم نے اب بھی مادیت پرستی کو چھوڑ کر روحانیت کا سہارا نہ لیا تو نہ جانے حالات پانی کی قلت سے بھی آگے بڑھ کر پانی کے قحط کا سبب بن جائیں اس موقع پر جہاں حقوق اللہ پورے کرنا ضروری ہے وہاں حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا بھی ضروری ہے توبہ استغفار کرنے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے کی بے حد ضرورت ہے کیونکہ اللہ کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی ہے اور وہ حد سے بڑھ جانے والوں کو ناپسند کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعا مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔" (القرآن)

بارش نہ ہونے کی صورت میں حضور خصوصیت سے دعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بارش بند ہو گئی تو آپ صبح سویرے ہی صحابہ کرامؓ کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے ابھی سورج کا ایک کنارہ ظاہر ہوا تھا کہ منبر پر بیٹھ کر آپ نے یہ دعا پڑھی ترجمہ:۔ "سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے جہانوں کا' بخشش کرنے والا مہربان مالک دن جزا کا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے الٰہی تو ہی اللہ ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے تو ہی غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش اور کر دے باراں رحمت کو ہماری قوت کا اور پہنچنے کا سبب ایک وقت (موت) تک (سنن ابی داؤد)۔ دوسری دعا ترجمہ:۔ "الٰہی پانی پلا اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو اور پھیلا دے اپنی رحمت اور زندہ کر دے اپنے مردہ شہر (مشکوٰۃ)" ذوالنورین مصری رحمۃ اللہ علیہ ایک زاہد پرہیزگار ولی اللہ تھے۔ جب بارش نہ ہونے سے خشک سالی ہوئی تو ہر شخص نے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں پھر بھی بارش نہ ہوئی تو ذوالنورین مصریؒ نے خود کو سب سے زیادہ گناہ گار کہہ کر علاقہ سے کوچ کر لیا اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ ان کے جانے سے بہت زیادہ بارش ہوئی اللہ کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں پر بھی ان کی انکساری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ خود کو سب سے بڑا گناہ گار سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے خشوع خضوع سے گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں۔ نماز استغفار کے ذریعہ بارش کے لئے دعا کرنا ایک مستحب طریقہ ہے نوجوان' بوڑھے' بچے سادہ لباس میں پیدل چل کر' چوپایوں کو ساتھ لے کر آبادی سے باہر نکل آئیں' جماعت کی ساتھ دو رکعت ادا کی جائے۔ امام قرات اونچی آواز میں کریں نہ آذان کہی جائے اور نہ اقامت سلام پھیر کر عید کی طرح امام دو خطبے پڑھے۔ اس کے بعد توبہ استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے گڑگڑا کر بارش کے لئے دعا مانگی جائے یہ عمل تین دن تک جاری رکھا جائے اور اس کے ساتھ صدقہ خیرات کریں روزہ رکھیں حقوق العباد پورے کریں' اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر پوری کائنات کو اس کے لئے مسخر کر دیا ہے لیکن انسان لہو و لعب میں بھول جاتا ہے حالانکہ جو کچھ اس کے پاس ہے یہ سب اللہ کی عنایت ہے لیکن انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے محسن کو فراموش کر کے مادیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے رکھتا ہے بشرطیکہ کوئی کھٹکھٹانے والا ہو۔ آج کل پانی کا قحط جو ہمیں اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے انسانوں کے ساتھ ساتھ چرند' پرند بھی پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں یہ اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب ہم توبہ استغفار کر کے اپنے پروردگار کو راضی کر لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے۔ آمین

●●

بقیہ کنور ادریس کا اغواء

جب کنور ادریس اغواء ہوئے تو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا اس کے بعد بھاری رقم تاوان ادا کرنے کے بعد رہا کیا گیا عجیب بات ہے گھر لٹ چکا ہو جو کچھ تھا ڈاکو لے گئے اور گھر میں کچھ باقی نہیں رہا تو بھاری رقم جو ڈاکو کو ادا کی گئی وہ کہاں سے آئی کسی اپنے جھوٹے نبی کی طرح نقطہ کے فرق سے تو نہیں کمائی جس طرح مرزا غلام قادیانی نے جب تک نبوت کا اعلان نہیں کیا تھا ایک اعلان کیا کہ میں ایک کتاب لکھنے والا ہوں جس کی پچاس جلدیں ہوں گی اور اس میں اسلام کی حقانیت کے دلائل ہوں گے۔ آپ اس کتاب کے خریدار بنے بہت سے لوگ خریدار بن گئے تو مرزا نے اس کتاب کی چار جلدیں لکھیں جن کا نام براھین احمدیہ رکھا اور کافی عرصہ تک خاموشی اختیار کئے رہے جن حضرات نے قیمت کمل دی ہوئی تھی ان کا اصرار بڑھا تو مرزا نے اس کتاب کی پانچویں جلد لکھی اور اس میں لکھا کہ میں نے پچاس کا دعویٰ کیا تھا سو وہ پورا ہو گیا پچاس اور پانچ میں نقطہ کا فرق ہے کنور ادریس کے بھاری رقم تاوان ادا کرنے میں معلوم یوں ہوتا ہے کہ کنور ادریس حکومتی سطح پر جب ملازم رہے تو نقطوں کے فرق لگا لگا کر کام کرتے رہے ہوں گے کیونکہ اس کے نبی کا طریقہ یہی تھا۔

جناب ڈاکٹر عبدالغنی فاروقی

کبھی ایسا بھی ہوا تھا

اللہ کی پناہ:۔ چچا احمد خان جس ادارے سے وابستہ تھے وہاں دوسری عالمی جنگ کے ہندوستانی فوج کے ریٹائرڈ میجر طفیل بھی ملازم تھے جن کا بایاں ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ وہ بڑے دیندار' پابند صوم و صلوٰۃ' پرہیزگار' فرض شناس' خاموش طبع اور کم آمیز آدمی تھے۔ اپنے کام سے کام رکھتے۔ دوسرے ملازمین سے بہت کم بات چیت کرتے' ہر وقت کسی گہری سوچ میں ڈوبے رہتے تھے اور کسی سے کچھ لے کر کھاتے پیتے بھی نہیں تھے۔ ہر وقت زیر لب کچھ پڑھتے رہتے تھے' ان کے یہ انداز دوسرے ملازمین کے لئے خاصے حیران کن تھے' البتہ چچا جان چونکہ ان کے کچھ ہم ذاق تھے اس لئے گاہے بگاہے ان سے کچھ مختصر سی بات چیت بھی ہوجاتی تھی۔ لیکن میجر کے کٹے ہوئے ہاتھ کے بارے میں پوچھنے میں انہیں بھی تامل ہوتا تھا۔ تاہم ایک دن میجر صاحب کو قدرے خوشگوار موڈ میں پاکر چچا جان نے جرات کرکے ان سے پوچھ ہی لیا۔

میجر صاحب! اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا بایاں ہاتھ کیسے کٹا؟ کیا کسی فوجی کارروائی میں کوئی شدید ضرب لگی یا عام زندگی ہی میں کوئی حادثہ پیش آگیا تھا؟ اور پھر آپ اتنے گم صم کیوں رہتے ہیں اور اتنے بکھی کیوں معلوم دیتے ہیں؟

احمد خان صاحب! اس کے پیچھے ایک طویل اور دہشت انگیز داستان ہے آپ سن کر کیا کریں گے؟ یہ کہتے کہتے میجر طفیل کا رنگ زرد ہوگیا۔

چچا نے کہا میجر صاحب! مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ کا ہاتھ کٹنے کے پس پردہ کوئی ذہنی اور نفسیاتی طور پر اذیت ناک واقعہ ہے کیا حرج ہے اگر آپ یہ گزرا ہوا واقعہ مجھے سنا دیں۔ اس سے آپ کا بھی جی ہلکا ہو سکتا ہے اور شائد میرے لئے بھی اس میں کوئی سبق ہو۔ میجر طفیل نے کچھ تامل کے بعد کہنا شروع کیا۔

میں نے اپنا ہاتھ کٹنے بلکہ خود کاٹنے کا واقعہ اب تک کسی کو نہیں سنایا۔ آج آپ کو سناتا ہوں شائد اس میں آپ کے لئے کوئی غور کرنے کا نکتہ اور عبرت کا سامان ہو'

۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہوا۔ جرمنی اور اٹلی ایک طرف تھے۔ اور برطانیہ و فرانس دوسری طرف' بعد میں امریکہ و روس بھی برطانیہ و فرانس کے اتحادی بن گئے تھے۔ اس کے علی الرغم جاپان نے جرمنی و اٹلی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اس جنگ میں برطانیہ اور اس کے حلیف ملکوں کا زبردست نقصان ہوا اور ان کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس ضمن میں سنگاپور اور برما میں بھی انگریزی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے اور انگریزی جنرل نے ہتھیار ڈالتے وقت اپنے فوجیوں سے کہہ دیا کہ جو فرار ہوکر جان بچا سکتے ہوں ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ اس افراتفری اور ہڑبونگ کے دوران میری رجمنٹ کا ایک سکھ میجر نہال سنگھ اور میں بھی رات میں گھوڑوں پر سوار ہوکر نکلے اور برما کے محاذ سے ہم دونوں سرپٹ بھاگے۔ برما گھنے جنگلوں کا ملک ہے جن میں سے گزرنا بڑا دشوار کام ہے جنگلی درندوں کے اچانک حملے کا ہروقت دھڑکا اور راستے نامعلوم تھے۔ بہرحال ہم لوگوں نے اندازے سے ہندوستانی صوبہ آسام کا رخ کیا جہاں جاپانی بمباری کے باوجود انگریزی تسلط برقرار تھا' گھنے جنگلوں میں ہم اپنی قرولیوں سے راستہ کاٹے پھانٹتے چلے جارہے تھے۔ اس سراسیمگی میں نہ تو دنوں کی گنتی اور نہ راتوں کے شمار کا احساس تھا۔ اور نہ ہی کسی سمت کا اندازہ تھا۔ کھانے پینے کا سامان بھی ختم ہوتا جارہا تھا۔ جنگلی پھلوں اور ندی نالوں کے پانی پر گزارہ ہونے لگا۔ بعض دفعہ درندوں اور خطرناک سانپوں سے بھی واسطہ پڑا مگر کسی نہ کسی طرح ان سے بچ کر آگے نکل جاتے رہے۔

ایک دن اچانک ایک کھلی جگہ پر قبرستان دکھائی دیا "اندازاً" وہاں پر پچیس تیس قبریں ہوں گی اردگرد کوئی آبادی بھی نہ تھی کبھی رہی ہوگی مگر اب تو وہاں کے مکین مر کھپ چکے تھے یا جنگ کے خطرات سے کہیں دور کسی محفوظ مقام پر جاچکے تھے۔ وہاں کی شکستہ و ویران اور زمیں بوس جھونپڑیوں میں ہو کا عالم تھا ہم نے وہاں کچھ کھانے پینے کی چیزیں تلاش کیں مگر کوششیں رائیگاں ہوگئیں۔ مایوس ہو کر ہم دونوں اپنی راہ کی طرف چلنے والے ہی تھے کہ دیکھا کہ ایک قبر سے ایک مردے کی تقریباً" آدھی نعش باہر نکلی پڑی تھی جو کچھ گلی سڑی اور کچھ صحیح سالم تھی۔ اس نعش کے قریب کچھے کے سائز کا ایک بچھو بیٹھا تھا اور اسے بار بار ڈنگ مار رہا تھا اور نعش سے خوفناک چیخیں نکل رہی تھیں جو زندہ انسانوں اور جانوروں کو دہلانے بلکہ بے ہوش کرنے کے لئے کافی تھیں۔ یہ منظر خاصا وحشت ناک اور دہشت انگیز تھا۔ میجر نہال سنگھ نے میرے منع کرنے کے باوجود بچھو پر گولی چلادی' ایک شعلہ سا نکلا لیکن بچھو پر کوئی اثر نہ ہوا۔ نہال سنگھ نے گولی چلانے کی نیت سے دوبارہ نشانہ لیا تو میں نے پھر انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور اپنی راہ لینے کے لئے کہا کہ پتہ نہیں اس مردے اور بچھو کا کیا معاملہ ہے۔ کوئی خدائی بھید ہوگا۔ ہمیں اس میں دخل نہیں دینا چاہئے لیکن میجر نہال سنگھ نے میری بات سنی ان سنی کردی اور بظاہر ایک مسلم قبرستان کے ایک مردے کو بچھو سے بچانے کیلئے دوبارہ گولی داغ ہی دی پھر ایک شعلہ سا نکلا لیکن بچھو پر کوئی اثر نہ ہوا۔ مگر یہ ضرور ہوا کہ اب بچھو نعش کو چھوڑ کر ہماری طرف لپکا میں نے نہال سنگھ سے کہا کہ اب بھاگو یہاں سے۔ بچھو کا نعش کو چھوڑ کر ہماری طرف بڑھنا خطرہ سے خالی نہیں۔

ہم نے گھوڑے سرپٹ دوڑائے۔ خاصی دور آگے جاکر پیچھے نظر ڈالی تو دیکھا کہ بچھو ہماری طرف تیزی سے چلا آرہا ہے ہم نے گھوڑوں کو پھر ایڑ لگائی چند میل آگے جاکر ایک ندی سامنے آگئی جو خاصی گہری معلوم ہوتی تھی ہم تھوڑی دیر کے لئے رک کر سوچنے لگے کہ ندی میں گھوڑے ڈال دیں یا کنارے کنارے چل کر پل یا گھاٹ وغیرہ تلاش کریں۔ لیکن ابھی کوئی فیصلہ نہیں کرپائے تھے کہ دیکھا کہ وہی بچھو ہمارے قریب پہونچنے والا ہے' سچ تو یہ ہے کہ جنگ آزمودہ اور مسلح فوجی ہونے کے باوجود ہم پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی تھی اور ہمارے گھوڑے بھی ٹاپیں مارنے لگے تھے جیسے کہ وہ بھی بچھو سے خوف زدہ ہو گئے ہوں بچھو کا رخ نہال سنگھ کی طرف تھا نہال سنگھ نے خوف اور حواس باختگی کے عالم میں اپنا گھوڑا ندی میں ڈال دیا اس کے تعاقب میں بچھو بھی ندی میں اتر گیا۔ خدا جانے بچھو نے اسے پاؤں یا ٹانگ یا جسم کے کس حصے میں کاٹا کہ گھوڑے نے بھی اس ناگہانی غیر معمولی آفت سے خوف محسوس کیا اور اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔ نہال سنگھ نے کربناک چیخ کے ساتھ مجھے پکارا۔ طفیل! میں ڈوب رہا ہوں جل رہا ہوں' مجھے بچاؤ' میں نے بھی اپنا گھوڑے کو ندی میں ڈال دیا اور سہارے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ نہال سنگھ کی طرف بڑھا دیا جسے اس نے مضبوطی سے پکڑ لیا لیکن مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہاں ندی کا پانی عام نہیں ہے بلکہ وہ آگ کا ایک زہریلا لاوا ہے جو بہہ رہا ہے اور وہ نہ صرف

باقی صفحہ ۲۶ پر

مجھے انسان کی تلاش ہے!

عزیزو اور دوستو! آج سے پورے سات سو برس پہلے ترکی کی حدود میں ایک بڑے مشہور شاعر اور حکیم گزرے ہیں جن کا نام مولانا رومؒ ہے۔ آپ نے ان کی مثنوی سنی ہوگی' انہوں نے ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے وہ میں آپ کو سناتا ہوں' وہ فرماتے ہیں کہ "کل رات کا واقعہ ہے ایک ضعیف العمر آدمی چراغ لئے شہر کے گرد گھوم رہے تھے اور اندھیری رات میں کچھ تلاش کر رہے تھے' میں نے کہا حضرت سلامت' آپ کیا تلاش کر رہے ہیں۔ میں چوپایوں اور درندوں کے ساتھ رہتے رہتے عاجز آ گیا ہوں' میرا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے' اب مجھے ایک ایسے انسان کی تلاش ہے جو خدا کا شیر اور مرد کامل ہو۔" میں نے کہا" بزرگوار! اب آپ کا آخری وقت ہے' انسان کو آپ کہاں تلاش کریں گے؟ اس عنقا کا ملنا آسان نہیں' میں نے بھی بہت ڈھونڈا ہے لیکن نہیں پایا۔" ان بزرگ نے جواب دیا کہ " میری ساری عمر کی عادت ہے کہ جب کسی چیز کو سنتا ہوں کہ وہ نہیں ملتی تو اس کو اور زیادہ تلاش کرتا ہوں' تم نے مجھے اس بات پر آمادہ کر دیا کہ میں اس گمشدہ انسان کو اور زیادہ ڈھونڈوں اور اس کی تلاش سے کبھی باز نہ آؤں۔"

حضرات! یہ ایک شاعر کا مکالمہ ہے' آپ کو شاید تعجب ہو کہ کیا کوئی ایسا بھی وقت تھا کہ انسان بالکل نایاب ہو گیا تھا؟ مولانا رومؒ نے ہمارے ذہن میں ایک سوال پیدا کر دیا کہ کیا ہر انسان انسان نہیں ہے اور کیا انسانوں کی بڑی بڑی آبادیوں میں بھی انسان نایاب ہے؟ ہم تو سمجھتے تھے کہ انسان کی ایک ہی قسم ہے اس سے معلوم ہوا کہ انسانوں کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ جو دیکھنے میں انسان ہے' لیکن حقیقت میں انسان نہیں ہے اور دنیا میں ہمیشہ انہی لوگوں کی کثرت رہی ہے' دوسرے وہ جو حقیقت میں انسان ہیں اور وہ کبھی ایسے گم ہو جاتے ہیں کہ ان کو چراغ لے کر ڈھونڈنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مولانا رومؒ کو سات سو برس ہو چکے' ان کے بعد سے دنیا میں بڑی ترقیاں ہوئیں' ہر شہر میں انسانوں کی تعداد بڑھتی رہی ہے اور آج کی انسانی آبادی پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے اور اس کی ترقیاں بھی بہت وسیع ہیں۔ آج انسان نے بجلی' بھاپ' ہوا اور پانی پر قبضہ جما لیا ہے' ہوائی جہاز' ریڈیو' ٹی وی اور ایٹم بم سے انسانوں کی ترقی اور فتوحات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے' لیکن دوستو! انسانوں کی ترقی کا اندازہ مردم شماری کے نقشوں اور بڑے بڑے متمدن اور ترقی یافتہ ملکوں کی تصویروں سے کرنا صحیح نہیں ہے' انسانیت کی ترقی ان مادی ترقیات کا نام نہیں ہے اور محض نسل انسانی کی ترقی کو انسانیت کی ترقی نہیں کہا جا سکتا انسانیت کی ترقی کا اندازہ انسانوں کے اخلاق و کردار سے ہوتا ہے اور اخلاق و کردار کا اندازہ آپس میں ملنے جلنے ریل کے ڈبوں' پارکوں' ہوٹلوں دفتروں اور بازاروں میں ہو سکتا ہے اردو کے مشہور شاعر اکبر نے بالکل صحیح کہا ہے

نقشوں کو تم نہ جانچو' لوگوں سے مل کے دیکھو
کیا چیز جی رہی ہے' کیا چیز مر رہی ہے

انسانیت سے بغاوت

انسانیت کا صحیح اندازہ امتحان پڑنے پر اور ایسے مواقع پر ہوتا ہے جب ہر قسم کے ذرائع اور مواقع حاصل ہوں کہ چوری گناہ' حق تلفی کی جا سکے مگر انسان کے اندر کی کیفیات اس کا ہاتھ پکڑ لیں' جہاں انسانیت کا گلا گھونٹا جا رہا ہو وہاں انسانیت اپنا جوہر دکھائے' انسانیت کا اندازہ ہماری موجودہ زندگی کے سانچوں اور مادی ترقی کے پیمانوں سے نہیں ہو سکتا۔

انسانیت درحقیقت ایک بڑا مرتبہ ہے لیکن انسانیت کے خلاف انسان ہمیشہ خود بغاوت کرتا رہا ہے' اس کو انسانیت کی سطح پر قائم رہنا ہمیشہ دوبھر اور مشکل معلوم ہوا ہے' وہ کبھی نیچے سے کترا کر نکل گیا اور اس نے کبھی اپنے آپ کو انسانیت سے برتر سمجھا یعنی اس نے کبھی انسانیت سے بالاتر کہلوانے اور خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کی اور سچی بات یہ ہے کہ لوگوں نے خدا اور دیوتا بننے کی کوشش کم کی' لوگوں نے انہیں خدا اور دیوتا بنانے کی کوشش زیادہ کی۔ ہم اگر فلسفہ اور روحانیت کی تاریخ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ لوگ انسانیت سے بلند تر کسی مرتبہ کی تلاش میں رہے اور انسانوں کو انسانوں کا صحیح مقام سمجھانے کے بجائے اس سے اونچا ہونے کی فکر کرتے رہے' اس کے بالمقابل دوسری کوشش یہ رہی کہ انسان کو انسانیت سے گرا دیا جائے' وہ حیوانی اور نفسانی زندگی کا عادی بنے اور دنیا میں من مانی زندگی کا رواج ہو۔

ان دونوں کوششوں کے نتائج دنیا میں ہمیشہ خراب ہوئے ہیں' جب انسان کو انسانیت سے اٹھا کر خدا یا دیوتا بنا گیا تو دنیا میں بدنظمی پھیلی اور بڑا فساد برپا ہوا' دنیا میں لوگوں نے جب خدائی کا دعویٰ کیا' یا لوگوں نے ان کو یہ درجہ دیا تو دنیا میں بگاڑ ہی بگاڑ بڑھتا گیا اور انسانی زندگی میں نئی نئی گرہیں پڑیں جب ایک معمولی سی گھڑی کسی اناڑی کے ہاتھ پڑ جاتی ہے اور اس کی مشین میں دخل دیتا ہے تو وہ بگڑ جاتی ہے' تو یہ نظام عالم ان مصنوعی خداؤں سے کیسے چل سکتا ہے؟ اس دنیا کے اتنے مسائل' اتنے مراحل اور اس میں اتنی پیچیدگیاں ہیں کہ اگر ایک انسان اس دنیا کو چلانا چاہے تو یقیناً" اس کا انجام بگاڑ ہوگا۔ میرا منشا یہ نہیں کہ انسان انسانیت کے دائرہ میں ترقی نہ کرے' بلکہ یہ کہ انسان خدائی کی کوشش نہ کرے' اس نے انسانیت ہی میں کون سی کامیابی حاصل کر لی ہے کہ اب وہ خدائی کی ہوس کرے

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب اس قسم کی کوشش کی گئی تو ایسی پیچیدگیاں رونما ہوئیں جن کا کوئی علاج نہ تھا' یہ کوشش دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہمیشہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہوتی رہی ہے' ایسے لوگوں نے فطرت سے زور آزمائی کی ہے اور فطرت سے لڑ کر انسان نے ہمیشہ شکست ہی کھائی ہے۔ دوسری طرف اکثر ایسے انسان گزرے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو چوپایہ جانا' ان کو بحیثیت انسان کے اپنی ترقی کا کوئی احساس نہیں ہوا' اپنی انسانیت روحانیت اور خدا شناسی کو ترقی دینے کا ان کو کبھی خیال تک نہیں ہوا' دنیا میں زیادہ تعداد انہی انسانوں کی رہی ہے' اس زمانہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں یہ دونوں بغاوتیں' یہ دونوں عیب اور یہ دونوں فساد جمع ہو گئے ہیں۔ اس وقت تقریباً" ساری دنیا انہی دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے' چند آدمی ہیں جو خدائی کے دعوے دار ہیں اور جن کو دیوتا بننے کا شوق ہے' باقی اکثر وہ انسان ہیں جو چوپایوں اور درندوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں' اس لئے اس زمانہ کا بگاڑ ہر زمانہ کے بگاڑ سے بڑھ گیا ہے اور زندگی عذاب جان بن گئی ہے۔

اس وقت مردم شماری کے خانوں میں کوئی ایسا خانہ نہیں کہ جو لوگ اپنی انسانیت کی قدر کرتے اور اس کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں اس میں ان کا اندراج کیا جائے' مگر آپ خود ہی انصاف کیجئے کہ آپ کے چاروں طرف زندگی کا جو طوفان امڈا ہوا ہے اس میں کتنے انسان ہیں جن کو انسانیت کا احساس ہے' جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں صرف

ایک معدہ اور پیٹ ہی نہیں دیا گیا ہے بلکہ اللہ نے انسان کو روح بھی دی ہے' دل بھی دیا ہے اور دماغ بھی عطا کیا ہے' جن کو ہم ہمیشہ نظر انداز کرتے اور ان کے صحیح استعمال سے بچتے ہیں' ہم جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کے ریلے میں ایسے بہے چلے جا رہے ہیں' جیسے ایک گاڑی اپنے اختیار سے باہر ہو کر لڑھک رہی ہو' جس پر کسی کا کوئی قابو نہ ہو' میں اور سمجھا کر کہوں یوں سمجھئے کہ انسانیت ایک سائیکل ہے اور وہ سائیکل ایک ڈھلوان پر سے پھسل رہی ہے اس میں نہ کوئی گھنٹی ہے نہ بریک اور نہ اس کے ہینڈل پر کسی کا ہاتھ ہے۔ جغرافیہ کی پرانی تعلیم یہ بتلاتی تھی کہ زمین چپٹی ہے' جغرافیہ کی نئی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین گول ہے' لیکن مجھے جغرافیہ کے استاد اور طالب علم معاف کریں۔ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ زمین ڈھلوان ہے۔ اس لئے کہ ساری قومیں اور ان کے تمام افراد اخلاقی بلندی سے حیوانی پستی کی طرف لڑھکتے چلے آ رہے ہیں اور روز بروز ان کی رفتار تیز ہوتی جا رہی ہے۔ ہماری زمین کا یہ کرہ ضرور آفتاب کے گرد گردش کر رہا ہے مگر اس کرہ ارض پر بسنے والا انسان مادیت اور معدہ کے گرد چکر لگا رہا ہے' زمین کی گردش کا انسانوں کے اخلاق اور معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا' لیکن انسانوں کی اس گردش کا تمام دنیا کے اخلاق اور حالات پر بڑا اثر پڑ رہا ہے' نظام شمسی میں حقیقی مرکز آفتاب ہو یا زمین' لیکن عملی زندگی میں انسانوں کا حقیقی مرکز معدہ یا پیٹ اور حیوانی عنصر بنا ہوا ہے اور ساری انسانیت اس کے گرد چکر لگا رہی ہے' آج دنیا میں سب سے وسیع رقبہ معدہ کا ہے' یوں کہنے کو تو وہ انسان کے جسم کا بہت مختصر حصہ ہے لیکن اس کا طول و عرض اور عمق اتنا بڑھ گیا ہے کہ ساری دنیا اس میں سماتی چلی جا رہی ہے' یہ معدہ اتنی بڑی خندق ہے کہ پہاڑوں سے بھی نہیں بھرتا' آج سب سے بڑا مذہب سب سے بڑا فلسفہ معدہ کی عبادت ہے' تعلیم گاہوں میں اسی کا غلام بنانا سکھایا جا رہا ہے' آج کامیاب انسان بننے کا فن سکھایا جاتا ہے' دوسرے الفاظ میں دولت مند بننے کا' آج دولت مند بننے کی ریس ہے' دولت مند بننے کی حرص اتنی ابھر گئی ہے کہ انسان کو خود اپنے تن من کا ہوش نہیں رہا' مطالعہ' علم' اور فنون لطیفہ کا مقصد بھی یہی ہو گیا ہے کہ انسان کہاں سے زیادہ سے زیادہ روپے حاصل کر سکتا ہے؟ سب سے بڑا علم اور ہنر یہ ہے کہ لوگوں کی جیبوں سے کس طرح روپے نکال کر اپنی جیب بھری جائے؟ اتنا ہی نہیں بلکہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دولت مند بننے کی کوشش کی جاتی ہے' دولت مند بننے کی کوشش تمدن اور سوسائٹی کے لئے اتنی مضر نہیں جتنی جلد دولت مند بننے کی ہوس ہے یہی ہوس' رشوت' خیانت' غبن' چور بازاری' ذخیرہ اندوزی اور حصول دولت کے دوسرے مجرمانہ ذرائع پر آمادہ کرتی ہے اس لئے کہ ان مجرمانہ طریقوں کے بغیر جلد دولت مند بننا ممکن نہیں۔ اس ذہنیت کی وجہ سے ساری دنیا میں ایک مصیبت برپا ہے' دفتروں میں طوفان ہے' منڈیوں میں قیامت کا منظر ہے' آج انسان جو نک بن گئے ہیں' اور انسان کا خون چوسنا چاہتے ہیں' آج کوئی کام بے غرض و بے مطلب نہیں رہا' آج کوئی شخص بغیر اپنے فائدہ اور مطلب کے کسی کے کام نہیں آتا۔ آج ہر چیز اپنی مزدوری اور فیس مانگتی ہے کبھی کبھی تو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اگر درخت کے سایہ میں دم لیں گے تو شاید درخت بھی اپنی فیس اور مزدوری مانگنے لگیں گے۔ اقبال نے کہا

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار

لیکن ان تین طبقوں کی یہ خصوصیت نہیں' سب کا حال یہی ہو رہا ہے کہ دولت اور خواہشات نفس کا نشہ سوار ہے۔ آج دولت کمانا ہی زندگی کا مقصد بن گیا ہے' اور ساری دنیا اس کے پیچھے دیوانی ہے' آج جس انسان کو طالب خدا ہونا چاہئے تھا' اس کی معرفت اور محبت سے اپنا ویران دل آباد' اپنا اندھیرا دماغ روشن' اپنی بے مقصد و بے کیف زندگی بامقصد اور پر کیف بنانی چاہئے تھی' سارے دل اور دماغ کے ساتھ اس سے محبت کرنی چاہئے تھی اور اس کے راستہ میں سب کچھ مٹا کر حقیقی زندگی حاصل کرنی چاہئے تھی' صد حیف کہ وہ انسان حقیقی محبت اور صحیح معرفت سے محروم ہے' اس لئے زندگی کی اصل لذت سے محروم ہے۔ یعنی انسانیت سے محروم ہے اور افسوس ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اس محرومی کا احساس بھی نہیں' آج جس انسان کو خدا کا پرستار ہونا چاہئے تھا وہ دولت کا پرستار اور نفس کا غلام بنا ہوا ہے اور اس کو اس خلاف فطرت غلامی کا احساس بھی نہیں۔

ہر جگہ نفس کا قبضہ ہے

سیاسی اختلافات اور نظام سلطنت تو فرصت کی باتیں ہیں' ہم تو یہ جانتے ہیں کہ حکومت اندرون حکومت خواہشات کی ہے۔ حکومت پر قبضہ خواہ کسی قوم یا پارٹی کا ہو اور خواہ کوئی صدر یا وزیر ہو مگر دراصل ہر جگہ نفس کا قبضہ اور خواہشات کا تسلط ہے۔ پہلے برطانیہ کے متعلق کہتے تھے کہ اس کی سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا' لیکن آج جس حکومت اور سلطنت میں آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ نفس کی خواہش اور من کی چاہت ہے۔ وقت کا فرمان یہ ہے کہ نفس کی خواہش پوری کی جائے' دل کی آگ بجھائی جائے' چاہے انسانوں کے خون کی نہریں بہتی ہوں' خواہ انسانوں کے اوپر ان کی لاشوں کو روندتے ہوئے گزرنا پڑے' خواہ قومیں اس راستہ پر پامال ہو جائیں' خواہ ملک کے ملک ویران اور تباہ ہو جائیں۔

لیکن اس میں ذرا تعجب کی بات نہیں' سینکڑوں برس سے جو تعلیم انسانوں کو دی جا رہی ہے' خواہ وہ تعلیم گاہوں کے ذریعہ ہو یا سینماؤں کے ذریعہ' یا ادب و شاعری کے ذریعہ' جو ہر ملک اور ہر قوم میں رائج ہے' اس کا ماحصل یہی ہے کہ تم من کے راجہ اور نفس کے غلام ہو۔

دوستو! اس زمانے کے سارے انسانوں کی آبادیاں اس لحاظ سے ایک سطح پر ہیں اور اس کے خلاف کوئی آواز سنائی نہیں دیتی' ملکوں کے خلاف بغاوت کرنے والے بہت ہیں' چھوٹے چھوٹے مسئلوں کے لئے بھوک ہڑتال کرنے والے بہت ہیں' مقامی مسائل کے لئے جان کی بازی لگا دینے والے بہت ہیں' لیکن انسانیت کے لئے مرنے والے کتنے ہیں؟ کتنے ایسے ہیں جن کو حقیقی انسانیت کی فکر ہے؟ آج دنیا میں اگر کسی کو انسانیت کے انحطاط کا احساس بھی ہے تو اس میں یہ جرات نہیں ہے کہ انسانیت کے لئے آواز اٹھائے' سارے کرہ ارض میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں جو انسانیت کے لئے اپنی قربانی دے۔

پیغمبروں کی بے غرضی و بے نیازی

دراصل پیغمبروں ہی کی جرات تھی' خواہ وہ ابراہیمؑ ہوں یا موسیٰ علیہ السلام' عیسیٰ علیہ السلام ہوں یا محمدؐ (اللہ کا درود و سلام ہو ان پر) کہ انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کر کے انسانیت کے خلاف جو بغاوت جاری تھی۔ اس سے روکا' ان کے سامنے دنیا کی لذتیں اور دولتیں لائی گئیں مگر انہوں نے سب کو ٹھکرا دیا' اور انسانیت کے درد میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا' اللہ کے برگزیدہ اور منتخب بندوں کی یہ جماعت جس کو پیغمبروں کی جماعت کہا جاتا ہے' دنیا کو کچھ دینے کے لئے آئی تھی' دنیا سے کچھ لینے کے لئے نہیں آئی تھی' ان کی کوئی ذاتی غرض نہ تھی انہوں نے دوسروں کے بچنے کی خاطر اپنے کو مٹایا' انہوں نے دوسروں کی آبادی کی خاطر اپنے گھروں کو اجاڑا' انہوں نے دوسروں کی خوش حالی کے لئے اپنے متعلقین کو فقر و فاقہ میں مبتلا کیا' انہوں نے غیروں کو نفع پہنچایا اور اپنوں کو منافع سے محروم کیا۔ کیا دنیا کے رہنماؤں میں ایسی بے غرضی اور خلوص کی مثالیں مل سکتی ہیں؟ پیغمبروں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوموں میں خلش پیدا کی اور ان کو محسوس کرایا کہ موجودہ زندگی خطرہ کی ہے' جو لوگ اطمینان کے عادی تھے اور میٹھی نیند سو رہے تھے اور میٹھی نیند ہی سونا چاہتے تھے انہوں نے پیغمبروں کی اس دعوت اور تنبیہ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور بڑی شکایت کی کہ انہوں نے ہمارا عیش مکدر کر دیا اور ہماری نیند خراب کی لیکن جو گھر میں آگ لگی ہوئی دیکھتا ہے وہ سونے والوں کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو کسی کی نیند پر ترس نہیں آتا' پیغمبر انسان کے حقیقی ہمدرد تھے' وہ دنیا کو خواب خرگوش سے بیدار کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' دنیا کے گمراہ رہنماؤں اور نفس کے بندوں نے دنیا کو مارفیا کے انجکشن دیئے اور اس کو تھپک کر سلایا مگر پیغمبروں نے انسانوں کو جھنجوڑا اور غفلت سے بیدار کیا' یہ چھوٹی چھوٹی جنگیں اور لڑائیں دراصل اسی لئے ہوئیں کہ دنیا سے غفلت دور ہو اور دنیا پر جو تاریکی مسلط ہے وہ ختم ہو انسان حقیقی انسانیت کو سمجھے۔

پیغمبر اسلامؐ کی شخصیت

ہمارے سامنے سب سے زیادہ ممتاز اور سب سے زیادہ

واضح اور روشن، سب سے زیادہ بلند مرتبہ حضرت محمدؐ کی ذات گرامی ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کا اظہار نہ کریں تو یہ ایک خیانت ہوگی۔ ہمارا ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا کہ ان کے اس احسان کو نہ بتلائیں جو انہوں نے انسانیت پر کیا۔ جب دنیا میں ایک انسان یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ اللہ ہی اس دنیا کو اکیلا چلا رہا ہے اور وہی بندگی اور اطاعت کا مستحق ہے، آپ نے اس حق کا اعلان کیا اور اس آواز کو بلند کیا کہ آج دنیا کے ہر حصے سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے اور جب کوئی آواز سننے میں نہیں آتی تو یہی آواز کانوں میں آتی ہے آج یہ آواز تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔

آپ کی تعلیم اور آپ نے جو کچھ دنیا کو عطا کیا، وہ انسانیت کا مشترک سرمایہ ہے جس پر کسی قوم کی اجارہ داری قائم نہیں ہو سکتی، جس طرح ہوا، پانی اور روشنی پر کسی کو اجارہ داری کا حق نہیں اور کوئی اس پر اپنی مہر اور اپنی چھاپ نہیں لگا سکتا، اسی طرح آنحضرتؐ کی تعلیمات ساری دنیا کا حق ہیں اور ہر شخص کا اس میں حصہ ہے جو ان سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ یہ دنیا کی تنگ نظری ہے کہ وہاں حقوق کو کسی قوم یا ملک کی جاگیر سمجھے۔ دوستو! محمد صلی اللہ علیہ و سلم محسن انسانیت تھے اور ساری انسانیت آپ کی ممنون ہے۔ دنیا میں جو کچھ عدل و انصاف اس وقت موجود ہے اور جن حقیقتوں کو اس وقت تسلیم کیا جا رہا ہے وہ سب آپؐ کا فیض ہے۔

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے

دوستو! ہم اس موجودہ نظام زندگی کو چیلنج کرتے ہیں ہم لوگوں سے ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ تم دنیا کو آج جتنا بلند سمجھتے ہو وہ اتنی ہی پست ہے۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ دنیا تدریجی خودکشی کی طرف جا رہی ہے۔ یہ راستہ انسانیت کی تباہی کا راستہ ہے، میں مسجد سے اسٹیج پر نہیں آیا بلکہ کتب خانوں کے راستے سے، مطالعہ کے راستے سے اور معلومات کے راستے سے آپ کے سامنے آیا ہوں، آپ میں سے کچھ لوگ یورپ کی دو ایک زبانیں جانتے ہوں گے، میں خود یورپ کو جانتا ہوں

تم انگریزی داں ہو، میں انگریز داں ہوں میں سارے یورپ سے خم ٹھونک کر کہتا ہوں کہ تمہارا پورا نظام زندگی غلط ہے اور وہ انسانیت کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے میرا دعویٰ ہے اور پورے استدلال اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ دنیا کی نجات پیغمبروں ہی کے راستہ میں ہے اور دنیا کے لئے اس وقت خدا کے یقین اس کے خوف، دوسری زندگی پر ایمان، اور پیغمبروں کی رسالت کے اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں، یہی ہماری دعوت ہے اور یہی ہماری جدوجہد کا مقصد ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

●●

سید شبیر احمد شاہ کھوڑہ

اچھے مسلمان کے اوصاف

توحید:۔ اچھا مسلمان خدا تعالیٰ کا عاشق ہوتا ہے اور توحید باری تعالیٰ سے سرشار ہوتا ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ میں ہم پڑھتے ہیں **ایاک نعبد و ایاک نستعین** جس کا مفہوم یہ ہے کہ "اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس ہمیں ہر حال میں اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو پہلے اللہ سے مانگو پھر اس کو درست کرنے کی کوئی تدبیر کرو۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے اور چلتے پھرتے جس نے دل ہی دل میں دعائیں مانگنی شروع کیں وہ اللہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور جو اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پہنچ گیا اس کے لئے دروازہ کھل ہی جائے گا یعنی وہ اللہ والا بن جائے گا۔

حب نبوی صلی اللہ علیہ و سلم:۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپؐ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے ہیں بڑے رحم فرمانے والے ہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی علامات میں سب سے مہتم بالشان یہ ہے کہ آپؐ کی اقتداء کریں آپؐ کے طریقہ کو اختیار کریں اور آپؐ نے جن چیزوں سے روک دیا ہے ان سے پرہیز کریں۔ خوشی میں رنج میں تنگی میں وسعت میں یعنی ہر حال میں آپؐ کے طریقے پر چلیں۔

حب صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم:۔ یہ قاعدہ ہے کہ جن کے ساتھ محبت ہوتی ہے ان کے ساتھ منسوب ہر چیز کے ساتھ بھی محبت ہوتی ہے۔ حضور اقدسؐ ہی کے اعزاز و اکرام میں داخل ہے حضور کے صحابہؓ کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان کے لئے استغفار اور دعائے مغفرت کرنا اور ان کے آپس کے اختلافات میں لب کشائی نہ کرنا اور مورخین اور جاہل راویوں کی ان خبروں سے اعراض کرنا جو ان حضرات کی شان میں نقص پیدا کرتے ہوں اور اس نوع کی کوئی روایت اگر سننے میں آئے تو اس کا کوئی اچھا حل تجویز کریں کہ وہ اس کے مستحق ہیں اور ان حضرات کو برائی سے یاد نہ کریں بلکہ ان کی خوبیاں اور ان کے فضائل بیان کیا کریں کیونکہ حضور اقدسؐ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ سے میرے صحابہؓ کے بارے میں ڈرو، ان کو ملامت کا نشانہ نہ بناؤ۔ جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے میری محبت کی وجہ سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے۔ اسیؐ کی ازواج مطہراتؓ کو قرآن پاک میں ان کو مومنین کی مائیں کہا گیا ہے، کا اعزاز و اکرام اور آپؐ کے آل کے ساتھ محبت کرنا بھی حضورؐ کے اکرام میں داخل ہے اور یہ ہمارے ایمان کا جزو ہے اور اس کے بغیر ہمارے ایمان کی تکمیل نہیں ہو سکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک حدیث شریف میں دو چیزوں کو پکڑنے کی وصیت فرمائی۔ ان میں ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری آپ کے اہل بیت ہیں آپؐ کے عترت ہیں، جو حضرات حب صحابہؓ کا دعویٰ تو کرتے ہوں اور اہل بیت کی شان میں کمی کے مرتکب ہوتے ہوں ان کا حب صحابہؓ بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ اہل بیت اطہار صحابہ بھی تو ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر اہل بیت اطہار کے ساتھ شدید محبت کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا حضرت عباسؓ کے توسل سے دعا کرنا ہم سب کو معلوم ہے اور حضرت مجدد الف ثانیؒ سے آل فاطمہؓ کے طفیل دعا کرنا ثابت ہے۔ صحابہ اور اہل بیت اطہار بیک وقت دونوں کے اکرام میں اتحاد مسلمین مضمر ہے اور ان میں سے کسی ایک کی بھی گستاخی تفرقہ بازی کا سبب ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو بھی ان میں سے کسی ایک کی گستاخی کا مرتکب ہو، اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا منہ بند کرنے کی کوشش کریں تاکہ اتحاد المسلمین پارہ پارہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں افراط تفریط سے پاک راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلاف کی پیروی:۔ مسلمان کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کا پیرو ہوتا ہے۔ ہم سورہ فاتحہ میں یہ دعا مانگتے ہیں۔ **اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم** اس میں اللہ تعالیٰ سے ہم ان کے راستے پر چلنے کی توفیق طلب کرتے ہیں، جن پر انعام کیا گیا ہے۔ اس لئے اسلاف کے پیچھے پیچھے چلنے میں خیر ہے کیونکہ نہ تو ان جیسا تقویٰ اور ان جیسا علم ہمارے پاس ہے۔ اگر حضورؐ اور اپنے درمیان واسطوں کی ہمیں قدر نہیں رہی تو پھر کوئی پتہ نہیں کہ کس وادی میں ہم ہلاک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہلاکت سے بچائے۔ آمین، فتنوں سے حفاظت کے لئے جمعۃ المبارک کے دن سورہ کہف کی تلاوت بہت مجرب عمل ہے۔ اس پر عمل کر کے انشا اللہ ہم فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔ موت کی یاد اور درود شریف کی کثرت آنکھیں کھولنے اور دل کو روشن کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

●●

محمد اقبال حیدر آباد

گانا بجانا ناچنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اس شخص پر جو گانے بجانے کا کام کرے یا اپنے گھر میں اس کا اہتمام کرے ناچ گانا' مرد و زن کا اختلاط مسلمانوں کی ثقافت نہیں' ڈھول ڈھمکوں' رنگ رلیوں' ناچ گانوں سے متعلق ثقافت طاغوتی ہے۔ ہر وہ ثقافت جو مخلوق کو خالق سے منحرف کرے غیر اسلامی ہے۔ دین فطرت کو یہ بات قطعاً" پسند نہیں کہ یہ اشرف المخلوقات انسان شیطانی راہ پر چل پڑے۔

حضرت ابو امامہؓ حضرت نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہاں والوں کے لئے رحمت اور ہادی بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام آلات لہو و لعب (مثلاً" سارنگی (ستار) طبلہ اور ڈھولک وغیرہ کو اور زن معبودان باطلہ (کی عبادت) کو دنیا سے مٹا دوں جن کی دور جاہلیت میں عبادت ہوتی تھی (مسند امام احمد)

حضرت یزید بن ولیدؒ نے بنی امیہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "اے بنی امیہ! گانے بجانے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ اس سے شرم و حیا کم ہو جاتی ہی اور گانا بجانا شراب اور نشہ کا کام کرتا ہے شہوت ابھرتی ہے اور انسان کی مروت ساقط ہو جاتی ہے اگر تم اسے چھوڑ نہیں سکتے تو عورتوں کو اس سے بچاؤ کیونکہ وہ زنا کی تحریک کرتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے۔ یاد رکھیں جب حیا کی نعمت سلب ہو جاتی ہے تو انسان عذاب الٰہی کا شکار ہو جاتا ہے ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے گھروں میں' بسوں' ٹرکوں' کوچز' ویگنوں میں اور شادی کے موقع پر فحش اور بیہودہ فلمی گانوں کی کھلے عام ریکارڈنگ دن رات ہو رہی ہے کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں جو اس میں صرف نہ ہوتا ہو اور جب حقیقت یہ ہے کہ رقص و سرور (ناچ گانے) دین اسلام سے کھلی بغاوت ہے تو کیا آپ بغاوت کرکے رحمت کی امید رکھتے ہیں؟ آج ایڈز اور کینسر بڑی تیزی سے کیوں پھیل رہے ہیں؟ انسان نئی نئی مصیبتوں میں کیوں جکڑا ہوا ہے؟ ہر شعبے سے برکت اٹھتی جا رہی ہے ان باتوں پر کبھی غور کا موقع ملا۔

نزول عذاب کے وجوہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا "جب مال غنیمت کو وراثت پدر' امانت کو مال غنیمت اور زکواۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے علم دین غیر دینی مقاصد کے لئے پڑھا جانے لگے۔ آدمی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے لگے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں قبیلے کا سردار بدکار اور ان کا نمائندہ کمینہ صفت ہو۔ آدمی کی عزت محض اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے۔ گانے بجانے والیاں اور آلات لہو و لعب کا رواج عام ہو جائے شراب اعلانیہ پی جانے لگے اور امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں کو لعن طعن کرنے لگیں تو اس وقت سرخ آندھی۔ خسف مسخ قذف اور عذاب خداوندی کے دیگر نشانات کا انتظار کریں جو دھاگہ ٹوٹنے کے بعد تسبیح کے دانوں کی طرح مسلسل ظاہر ہوں گے (جامع ترمذی)

آج کل ناچ گانے کو سیکھ کر ان میں مہارت حاصل کرنے کو بہت بڑا کمال اور اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ اس پر والدین کو بھی کوئی اعتراض نہیں حکومت کی بھرپور حمایت اور سرپرستی حاصل ہے بیٹیوں کو اسکولوں اور کالجوں میں ناچنے اور گانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے ناچ گانے کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں اور اس پر طالبات کو انعامات دیئے جاتے ہیں جس کے اخبارات میں فوٹو شائع ہوتے ہیں غور کیجئے اس ماؤں کی گود میں کیسی اولاد پرورش پائے گی۔ ہماری تعلیمی درس گاہوں میں جو ذہنیت پرورش پا رہی ہے اس کے اظہار کا بہترین موقع سالانہ تقاریب کا ہے موجودہ نام نہاد ہندو ثقافتی رو کا وار جہاں ہمارے متوسط طبقے کو عام کاروباری افراد کو اخلاقی اور دینی احساسات کو محروم کرتا چلا جا رہا ہے اور ہمارے بالائی طبقہ کو طاؤس و رباب کا رسیا بنا رہا ہے وہاں پر اس کا زہر زیر تعلیم نوجوان طبقہ کی فکری و عملی اخلاقی و دینی اقدار کو گھن کی طرح کھانے لگا ہے میوزیکل کنسرٹ و ورائٹی شو کے نام پر تعلیمی اداروں میں بے حیائی ناچتی ہے اور اخلاق پستی کم بنا رہی ہے نام نہاد طلبہ کو بھانڈ اور نقال بنا رہا ہے اور طالبات کو رقاصہ اور مغنیہ کے کردار سے آراستہ کر رہا ہے طلباء اپنی مردانہ حمیت کھو رہے ہیں اور طالبات سے نسوانیت کا تقدس چھن رہا ہے۔ ان منکرات و فواحش کو فنون لطیفہ کا خوبصورت نام دے کر خواص و عام کے لئے ان میں جاذبیت پیدا کر دی ہے اور دینی بصیرت سے محروم' علم و عمل سے تہی دامن خوف خدا اور حساب آخرت سے بے نیاز مغربیت زدہ ماڈرن اور اپ ٹو ڈیٹ قسم کے ملاؤں نے ان محرمات کے حلال و جائز ہونے کا فتویٰ صادر کرکے قہر خداوندی کو دعوت دی ہے چنانچہ ان منکرات و فواحش کی تعلیم و تربیت کو سرکاری طور پر اسکولوں اور کالجوں کے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے اور دنیا کو نیکی پاک بازی اور شرافت کا سبق دینے والی اور ساری دنیا کو فواحش و منکرات اور جرم و گناہ سے پاک کرنے والی علمبردار قوم کی اپنی بچیاں اور بچے تعلیم گاہوں میں اب ناچ اور گانا سیکھتے ہیں اور ہمارے وزرائے کرام اور گورنران حکام رقص و ناچ کے پروگراموں کا افتتاح کرتے ہیں ہمارے ملک کے ایک بہت بڑے ذمہ دار افسر نے ایک محفل رقص کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ فنون لطیفہ کا مقصد انسان کی روحانی تھکاوٹ کو دور کرنا ہے رقص فنون لطیفہ کا لطیف ترین حصہ ہے۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

قوم کو گویوں اور فنکاراؤں کی ضرورت نہیں بلکہ ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جن کی کوکھ سے پکے اور سچے مسلمان بیٹے اور بیٹیاں جنم لیں جن کا کردار بدعملی کے اندھیروں میں پوری انسانیت کے لئے مشعل راہ ثابت ہو لڑکیوں کو خاوند کا گھر آباد کرنا ہے ملک و ملت اور قوم کے لئے قابل فخر فرزندوں کو جنم دینا اور انکو اپنی چھاتیوں سے غیرت و حمیت اور جرات و شجاعت سے بھرپور دودھ پلانا اور ان کی صحیح تربیت کرنا ہے اس لئے والدین' اساتذہ اور حکومت سے شرافت و حیا کے نام پر مودبانہ گزارش ہے کہ فنون لطیفہ کی نذر ہونے والی طالبات کے مستقبل کو تباہی سے بچائیں طالبات کو جنسی جذبات بھڑکانے والے رقص' اسلاف کرام اور صوفیائے عظام سے تنفر کرنے والے پروفیسرز اور اساتذہ ملحدانہ عقائد رکھنے والے لیکچرز اور گرلز کالجوں کی ہندوانہ' یہودیانہ اور نصرانیہ فیشن کی دلدادہ لیڈی گرل استانیاں اسلام سے دور اور شرافت و خلاق سے بےگانہ کر رہی ہیں۔

نبی کرمؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے وہ آلات لہو و لعب

اور مغنیہ عورتوں کے نغموں سے لطف اندوز ہوں گے اللہ ان میں سے بعض کو زمین میں دھنسا دے گا اور باقیوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا (سنن ابن ماجہ)

جب کوئی قوم دنیا میں برسر اقتدار آتی ہے تو اس وقت اس قوم کے ہاتھ میں تیر و تفنگ لڑنے کا اور جہاد کا سامان ہوتا ہے اور جب کسی قوم کے ہاتھ میں طبلہ اور سارنگی گانے بجانے کا سامان ہوتا ہے تو یہ اس قوم کے تنزل کا وقت ہوتا ہے اور یہ قوم اقتدار سے محروم کر دی جاتی ہے۔

میں تم کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول ' طاؤس و رباب

آخر ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کا آخری دور اگر آپ نے اپنی تاریخ پڑھی ہے تو آپ کو یاد ہو گا کہ اس زمانے میں بادشاہ کے ارد گرد گانے بجانے والوں کا رقص و سرور والوں کا مجمع رہتا تھا اور اسی عیش و طرب میں اس کی زندگی بسر ہوا کرتی تھی جس کی مثال رنگیلے شاہ ہے اس کے زمانے میں نادر شاہ نے حملہ کیا ہندوستان پر اور دہلی پہنچ گئے۔ تو دہلی میں قتل عام شروع ہوا اس زمانہ میں اگر کوئی بادشاہ سے یہ کہتا تھا کہ آپ یہاں داد و عیش دے رہے ہیں کبھی آپ کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کبھی دشمن آپ پر حملہ نہ کر دے۔ تو وہ ایسی باتیں کابینہ کے ممبروں سے ذکر کیا کرتے تھے کہ بعض لوگ ایسا کہتے ہیں اور وہ کابینہ کے ممبر وہی تھے جن کی بغلوں میں گانے اور بجانے کا سامان رہتا تھا انہوں نے کہا حضور یہ سب غلط کہتے ہیں اس لئے کہ خدا نہ کرے اگر کسی دشمن نے حملہ کر دیا تو یہ گانے اور بجانے کا سامان کس دن کام آئے گا ہم طبلے اور سارنگی سے مار مار کر بھگا دیں گے آپ پرواہ نہ کریں۔ نادر شاہ نے حملہ کیا اور دہلی تک پہنچ گیا دہلی کے لوگوں نے کہا کہ صاحب ملک تو بچا نہیں کم از کم آپ ہماری جانیں تو بچا لیں تاریخ میں لکھا ہے کہ رنگیلے شاہ نادر شاہ کے پاس جا رہے ہیں اور جا کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ قتل عام روک دیجئے اور قلعے کا چارج لے لیجئے۔ چنانچہ ان کے لئے انتظامات ہوئے سڑکیں صاف کی گئیں' چھڑکاؤ کیا گیا۔ پالکی میں ان کی سواری جا رہی ہے دونوں طرف سقے کھڑے ہیں تاکہ ان کی پالکی پر جو خس کے پردے لگائے گئے ہیں وہ خشک نہ ہونے پائیں نادر شاہ نے جب یہ منظر دیکھا تو دیکھ کر حیران ہوا اور کہنے لگے اے اللہ تو عورتوں کو بھی اور زنانیوں کو بھی حکومت دیتا ہے۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں مسلمانوں میں اسلام کا جذبہ سرشار تھا لیکن جنگ کے بعد انعامات اعزازت گو یوں ناچنے گانے والوں کو دیئے گئے اس سبب قدرت نے تاشقند میں ذلت دی۔ ایک وقت تھا ایرانی بادشاہت رومی بادشاہت سے بڑھی ہوئی تھی۔ ہندوستان کے متعدد صوبے ایرانیوں کے زیر فرماں تھے ان میں سے بعض ایسے صوبے بھی تھے جو ہندوستان کے اندرونی علاقہ میں واقع تھے لیکن اس صاحب شان و شوکت بادشاہ کے بارے میں تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب وہ اپنے پایہ تخت "مدائن" سے جان بچا کر بھاگا ہے اور پناہ گزین و فرار کی حالت میں تھا اس وقت بھی اپنے ساتھ ایک ہزار باورچی' کیا آپ کو یقین آئے گا؟ ایک ہزار گوئیے اس کے ساتھ شکروں اور چیتوں کی دیکھ بھال کرنے والے ایک ہزار خدام بھی تھے۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اسی حالت فرار میں جب اس نے ایک بوڑھی عورت کے یہاں پناہ لی اور بڑھیا نے اس کو کھانا پیش کر کے اظہار افسوس کیا۔ اس نازک گھڑی پر جب جان کے لالے پڑے تھے یزدجرد نے کہا کہ مجلس رقص و سرور کے بغیر یہ کھانا میرے حلق سے اتر نہیں سکتا' گندی ثقافت نے اس حد تک پہنچا دیا کہ وہ طاؤس و رباب کے بغیر کھانا نہیں کھا سکتے تھی۔ جیسا کہ اب ہمارے ہاں بغیر گانا سے سفر نہیں کر سکتے کیا یہ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول ہے؟

خدا سے ڈرو مکر و فریب سے کام نہ لو
یا اسلام پہ چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو

حضرت ابی امامہ" سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس امت کے کچھ لوگ رات بھر خوری شراب نوشی اور لہو و لعب (گانے بجانے) میں مشغول رہیں گے اور صبح کو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے اور ان پر خسف اور قذف کا عذاب بھی آئے گا یہاں تک کہ صبح کو لوگ باتیں کریں گے کہ آج رات فلاں شخص کا گھر زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور آج رات فلاں شخص کے بیٹوں کو زمین نگل گئی اور ان کے قبیلوں اور گھروں پر قوم لوط کی طرح آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے اور جس طوفان باد سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا وہ طوفان بھی ان پر بھیجا جائے گا۔ یہ عذاب ان پر شراب نوشی' سود خوری اور عورتوں کے رقص و سرور سے لطف اندوز ہونے اور رشتہ داروں سے بد سلوکی کی وجہ سے بھیجے جائیں گے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس امت میں بھی خسف' قذف اور مسخ کا عذاب آئے گا جب لوگوں میں شراب نوشی کی کثرت ہو جائے گی گھر گھر گانے والیاں ہوں گی اور ہر طرف سے آلات موسیقی کے نغمے سنائی دیں گے۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہم اپنے گرد کا خود جائزہ لے سکتے ہیں۔

موجودہ سائنسی دور اور اسلام

کائنات:۔ ایک کروڑ ارب خلیات سے تخلیق شدہ انسان ہزاروں سال قبل اپنے گرد و پیش سے آگے کی معلومات بھی نہ رکھتا تھا وہ دنیا اور کارخانہ کائنات کو اتنا ہی بڑا تصور کرتا تھا جتنا کہ اس کو دکھائی دیتا تھا اگرچہ ابتداء انسان' خداوند تعالیٰ کی ذات و صفات کا یقین رکھتا اور اس کی توحید کا قائل تھا۔ مگر رفتہ رفتہ جہالت و نادانی کی وجہ سے اس کا یہ حال ہو گیا کہ ہر بلند چیز مثلاً" پہاڑ' چاند' سورج یا نقصان رساں اشیاء مثلاً" زلزلہ' بجلی کا کڑکا' سیلاب' آندھی وغیرہ سے ڈر کر ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا اور انہیں اپنا خدا سمجھ بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلسل رسول بھیج کر انسان کو بتایا کہ کرہ ارض کی ہر شے کو صرف تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہمت کر کے آگے بڑھو اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی صلاحیت پیدا کرو دور جدید میں انسان نے ان اشیاء کا اتنا علم حاصل کر لیا ہے کہ وہ زمین' سمندر اور ہوا کی حدود سے نکل کر خلاء میں داخل ہو گیا ہے جہاں ہوا ہے نہ پانی اور کشش ارضی بھی برائے نام ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اب تو اس نے نظام شمسی کے تمام سیاروں پر کمندیں پھینکنا شروع کر دیا ہے اور نظام شمسی سے بھی آگے نکلنے کی کوشش ہو رہی ہے جن چیزوں کو انسان پہلے سجدہ کرتا تھا انہیں اب بہت معمولی سمجھنے لگا ہے ان اشیاء سے بہت بڑی بڑی چیزیں اس کو دکھائی دینے لگی ہیں۔ کرہ ارض پر بکھری ہوئی اشیاء اور فضاء میں بہت سے نظر آنے والے ستارے اب اس کی نظر میں ہیبت ناک نہیں رہے کہ جن کے خوف سے انہیں سجدہ کرے۔ لامحدود خلاء میں وہ ان چیزوں سے کہیں زیادہ عظیم حقائق کا سراغ پا چکا ہے اور مزید کا سراغ لگانے کے لئے سرگرداں اور رواں دواں ہے۔

جس زمین' چاند اور سورج کو ہم کل کائنات سمجھتے تھے وہ سارا نظام شمسی کل کائنات کے ایک بڑے محیط میں صرف ایک ذرہ کے برابر نکلا۔ انسان نے جب تحقیق کی اور زمین سے آسمان تک کی وسعتوں کا مشاہدہ کیا تو خدا کی عظمت کے لئے بے شمار نشان نظر آئے۔ ہماری زمین جس نظام شمسی میں شامل ہے اس کی وسعت کا یہ حال ہے کہ ہماری زمین کا قطر تو کل بارہ ہزار سات سو چون کلو میٹر ہے جب کہ جو پیٹر JUPITER کا قطر ایک لاکھ بیالیس ہزار سات سو چوراسی کلو میٹر ہے اور نظام شمسی کے مرکز یعنی سورج

تحریر ابوالحسن

تسخیر عالم کا یہودی منصوبہ

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک انبیاء کرام کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ اسلام پہلے نبی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عالمگیر دعوت پھیلانے کے لئے مقرر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے دو بڑی شاخیں نکلیں۔ ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد جو عرب میں رہی دوسری حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد، جن میں حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف"، حضرت موسیٰ"، حضرت سلیمان"، حضرت یحییٰ"، حضرت عیسیٰ" اور دوسرے بہت سے انبیاء پیدا ہوئے حضرت یعقوب" کا لقب چونکہ اسرائیل تھا اس لئے ان کی نسل بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔

دوسرے تمام انبیاء کرام کی طرح حضرت ابراہیم" بھی اسلام کی دعوت لے کر آئے تھے اور اسی خدمت کے لئے وہ دنیا کے امام اور پیشوا بنائے گئے تھے جب آپ کو تمام بنی نوع انسان کا امام بنایا گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ کیا میری اولاد کو بھی امام بنایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میرا وعدہ ظالموں کے متعلق نہیں ہے۔" یعنی میرا وعدہ تمہاری اولاد کے اس حصے سے تعلق رکھتا ہے جو صالح ہو۔ ان میں جو ظالم ہوں گے ان کے لئے یہ وعدہ نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم" کے بعد امامت کا منصب ان کی نسل کی اس شاخ کو ملا جو حضرت اسحاق" اور حضرت یعقوب" سے چلی اور بنی اسرائیل کہلائی۔ اسی کے سپرد یہ خدمت کی گئی کہ صراط مستقیم کی طرف بنی نوع انسان کی رہنمائی کرے۔ حضرت ابراہیم" کی اس شاخ نے حضرت سلیمان" کے زمانے میں بیت المقدس کو اپنا مرکز قرار دیا۔

انبیائے بنی اسرائیل کا دین حضرت ابراہیم" کی طرح اسلام ہی تھا۔ اور انبیائے بنی اسرائیل یا ان کی قوم نے کبھی بھی اپنے آپ کو یہودی نہیں کہا لیکن بعد کے دور میں جب اس خاندان نے جو حضرت یعقوب" کے چوتھے بیٹے یہوداہ کی نسل سے تھا اپنے آپ کو یہوداہ سے منسوب کر کے یہودی کہنا شروع کر دیا تو یہودیت کی بنیاد پڑی۔ حضرت سلیمان" کے بعد جب سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو جس حصے پر یہوداہ کے خاندان کے لوگ قابض ہوئے وہ یہودیہ کہلائی اور دوسری سلطنت جس پر بنی اسرائیل کے دوسرے قبیلے قابض ہوئے سامریہ کہلائی لیکن جب اشوریوں نے سامرہ کو تاراج کر دیا تو صرف یہوداہ اور بن یامین کی نسل باقی رہ گئی جس پر یہوداہ کے غلبے کی وجہ سے پوری قوم پر یہودی کا اطلاق ہونے لگا۔

اس نسل کے اندر کاہنوں اور ربائیوں نے صدیوں تک اپنے بدعتی خیالات اور خدا فراموشی اور دنیا پرستی پر مبنی رجحانات کے مطابق "عقائد" رسومات اور ظاہری مذہبی روایات کا جو بے روح ڈھانچہ مرتب کیا وہ یہودیت کہلایا۔

تواتر کے ساتھ بے شمار انبیائے کرام کے مبعوث ہونے کے باوجود بنی اسرائیل کی اکثریت شیطان کی پیروی کرتے ہوئے انتہائی گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرتی رہی۔ انہوں نے اپنی جنسی بے راہ روی کا جواز پیدا کرنے کے لئے اپنے انبیاء پر شرمناک بہتان لگائے مادی اور نفسانی فوائد کے حصول میں انبیاء کی تعلیمات کو سد راہ پا کر ان کی تعلیمات کا مذاق اڑایا اور اکثر کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار نعمتوں سے نوازا لیکن ان لوگوں نے کفران نعمت کیا۔ بدکاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ نے تنبیہ کے طور پر ان پر عذاب نازل کئے لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے اور باوجود اللہ کے احسان عظیم کے جو اس نے مردود گروہ پر کئے یہ بار بار احسان فراموشیوں، نافرمانیوں اور غداریوں کا ارتکاب کرتے رہے۔ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو یہاں مشرکین آباد تھے۔ توراۃ میں حضرت موسیٰ" کے ذریعہ بنی اسرائیل کو جو ہدایات دی گئی تھیں ان میں

کا قطر ۱۴۰ لاکھ کلو میٹر ہے یعنی زمین سے ۱۰۹ گنا بڑا قطر کی یہ وسعت تو کچھ بھی نہیں جب کہ اس کے بالمقابل اگر ایک لاکھ کو ۹۵ کھرب سے ضرب دی جائے تو اس کے حاصل ضرب کے برابر کلو میٹر کا قطر ہماری کہکشاں کا ہے جس کا عرض ۲۰ ہزار x ۹۵ کھرب کلو میٹر ہے اس کو MILKYWAY یعنی دودھیا کہکشاں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسی کہکشاں میں ہمارا نظام شمسی شامل ہے اس کہکشاں میں ایک لاکھ ملین یعنی سو ارب ستارے پائے جاتے ہیں ہمارا پورا نظام شمسی اس کہکشاں کے ایک چھوٹے سے کونے میں پڑا ہے۔ اب تک انسانی مشاہدہ ایسی ایک سو ارب کہکشاں کا سراغ لگا چکا ہے۔

یہ تو تھا جسامت کا اندازہ اب فاصلوں کا اندازہ کیجئے کہ زمین سورج سے صرف ۱۵ کروڑ کلو میٹر دور ہے جب کہ نیپچون سورج سے چار ارب ۴۹ کروڑ ۵۰ لاکھ کلو میٹر دور ہے۔ پلوٹو کا سورج سے فاصلہ پانچ ارب ۹۱ کروڑ کلو میٹر ہے یہ فاصلے اس وقت بہت معمولی رہ جاتے ہیں جب کہکشاں کی فاصلہ ۹۲ ہزار x ایک ہزار x ایک ارب کلو میٹر کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہکشاؤں کے فاصلے جو اب متعین ہو رہے ہیں وہ ہندسوں یا لفظوں میں پورے نہیں لکھے جا سکتے شائد اس بات سے کچھ اندازہ لگایا جا سکے کہ اضافت کے حساب سے کائنات کچھ اتنی جگہ میں سمائی ہوئی ہے کہ مکعب سنٹی میٹر میں ایک کا ہندسہ لکھیں اور پھر اس کے آگے ۹۲ صفر لگا ئیں یا اسی پیمائش کو مکعب کلو میٹر میں لیا جائے تو ایک کے آگے ۹۹ صفر لگائے جائیں تب حساب پورا ہو اور اس کے باوجود کائنات لامحدود ہے اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جسامت اور فاصلوں کے اعداد و شمار سے آپ خدائے تعالیٰ کا خیال کریں کہ وہ کس قدر عظیم ہے اور پھر سوچئے کہ کیا ہم خدا کو واقعتا" اتنا ہی عظیم سمجھتے ہیں۔

اب ذرا اور آگے بڑھئے اور وقت کا اندازہ لگائے جدید زمانے کے ریڈیائی ہیئت دانوں نے ایک کہکشانی نظام کا مشاہدہ کیا ہے اس کے متعلق اندازہ ہے کہ اس کی جو شعاعیں اس سے چار ارب نوری سال سے بھی پہلے روانہ ہوئی تھیں وہ آج ہم تک پہنچی ہیں۔

ستاروں کا فاصلہ ناپنے کے لئے ہمارے اعداد و شمار ناکافی ہیں اس لئے نوری سال کی اصطلاح وضع کی گئی ہے نور یعنی روشنی ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلو میٹر سفر طے کرتی ہے اس طرح ایک سال میں اس کا سفر تقریبا" ۹۵ کھرب کلو میٹر ہوا۔ یہ فاصلہ نوری سال کا ہے اب ۱۴ ارب کو ۹۵ کھرب سے ضرب دیجئے تو کہکشاں کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا فاصلہ یا وقت معلوم ہو گا کہ ایک روشنی جو ایک کہکشاں سے چلی ہے وہ ہمارے کرہ تک کتنے وقت میں پہنچی۔ تازہ ترین مشاہدے میں ایسی کہکشاں بھی دیکھی گئی ہے جس کی روشنی ہم تک دس ارب نوری سال میں پہنچی ہے۔ یعنی اس نے دس ارب x ۹۵ کھرب کلو میٹر کا فاصلہ طے کیا ہے۔

مزید دیکھئے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ کائنات میں ایک مرکز کہکشاں ہے جس کے گرد تمام ستارے چکر کاٹ رہے ہیں ان کا چکر تیس کروڑ سال میں پورا ہوتا ہے یہ تو اب آپ کو بہت معمولی بات معلوم ہو گی کہ ہمارے سورج کی عمر کا اندازہ پانچ ارب سال ہے جب کہ کائنات کی عمر تقریبا" پندرہ ارب سال ہے۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

صاف صاف کہہ دیا گیا تھا کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرکے ان سے فلسطین کی زمین چھین لینا اور ان کی اخلاقی اور اعتقادی خرابیوں میں مبتلا مت جانا لیکن جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو انہوں نے یہ واضح ہدایات فراموش کردیں اور بجائے اپنی ایک مرکزی حکومت قائم کرنے کے اپنے مختلف قبیلوں کی بنیاد پر چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کرلیں۔ ساتھ ہی ان مشرکین کی بھی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم رہیں اور یہودی قبیلے ان میں ایسے گھل مل گئے کہ اپنا دین چھوڑ کر دنیاوی فوائد اور نفسانی لذتوں کے حصول کی خاطر ان کے مشرکانہ عقائد اپنا بیٹھے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کا عذاب نازل ہوا اور ان مشرکوں نے آپس میں اتحاد کرکے یہودیوں کو فلسطین کے ایک بہت بڑے علاقے سے بے دخل کردیا انہیں جب اپنی حماقت کا احساس ہوا تو پھر انہیں اپنے لئے ایک بادشاہ کی ضرورت محسوس ہوئی اور ۱۰۲۰ قبل مسیح میں حضرت سموئیل ؑ کے کہنے پر انہوں نے طالوت کو اپنا بادشاہ مان لیا۔ طالوت نے ۱۰۲۰ قبل مسیح سے ۱۰۰۴ قبل مسیح تک حکومت کی۔ اس کے بعد ۱۰۰۴ قبل مسیح سے ۹۶۵ قبل مسیح تک حضرت داؤد ؑ کی حکومت رہی اور آخر میں سنہ ۹۶۵ قبل مسیح ۹۲۶ قبل مسیح تک حضرت سلیمان ؑ نے حکومت کی اور اس کام کو مکمل کیا جسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ ؑ کی وفات کے بعد نامکمل چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سلیمان ؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل پھر شرک، بداعمالیوں اور نفس پرستی میں مصروف ہوگئے بعد میں مبعوث ہونے والے انبیاء بنی اسرائیل نے انہیں راہ راست پر لانے اور صراط مستقیم دکھانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ لوگ باز نہ آئے اور ان کی اخلاقی اور اعتقادی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی۔

یہودیوں کی گمراہی اور شیطان کی پیروی کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے "اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق اور تائید کرتا ہوا آیا جو اس کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈالا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین سلیمان ؑ کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمان ؑ نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کے مرتکب تو وہ شیطان تھے جو لوگوں کو جادو گری کی تعلیم دیتے تھے۔" (سورۃ البقرہ۔ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۲)

حضرت سلیمان ؑ کے بعد کے زمانے میں جب یہودیوں پر اخلاقی اور مادی انحطاط کا دور آیا تو ان کی ساری توجہ جادو ٹونوں اور عملیات کی طرف مبذول ہوگئی اور انہیں شیاطین نے بہکایا کہ حضرت سلیمان ؑ کی عظیم طاقت ان نقوش اور منتروں کی وجہ سے تھی لہٰذا جادو ٹونا اس زمانے میں عام ہوگیا اور بجائے اس کے کہ یہ جادو کو قبیح فعل سمجھتے، منکد اور تحریفوں کے جو یہودیوں نے توارۃ میں لیں، نہ صرف یہ کہ حضرت سلیمان ؑ پر نعوذ باللہ جادوگر ہونے کی تہمت لگائی، ساتھ ہی اپنے لئے بھی یہ جواز پیدا کر لیا کہ جادو کرکے شیطان کو قابو میں لانا درست ہے۔ شیطان تو ظاہر ہے کہ ان کے قابو میں کیا آتا، اس نے ان کی خواہشات نفس کے حصول کے لئے جو ترغیبات پیش کیں، ان سے دھوکہ کھا کر یہ خود ہی اس کے جال میں پھنستے چلے گئے اور اس طرح اپنی مخصوص چال کے مطابق شیطان نے ان پر قابو پالیا اور انہیں یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگیا کہ انہیں اپنے جائز حقوق سے ہٹ کر امتیازات، فوائد اور منافع حاصل کرنے چاہیں اور ان کے حصول کے لئے کیسے قبیح فعل اور اللہ کے حکم سے صریح بغاوت بھی کرنی پڑے تو وہ درست ہے۔

اپنی ان بداعمالیوں کی وجہ سے وہ عظیم سلطنت جو حضرت سلیمان ؑ چھوڑ گئے تھے۔ دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ شمالی ریاست یہودیہ کہلائی اور جنوبی ریاست سامرہ۔ نویں صدی قبل مسیح میں اشوری فرمانروا اسنا خریب نے سامراہ پر فوج کشی کی اور ہزاروں یہودیوں کو قتل کرکے باقی ماندہ کو جلا وطن کردیا۔ دوسری ریاست یہودیہ کی دینی اور اخلاقی حالت شروع میں بہتر رہی لیکن بعد میں وہاں بھی نفس پرستی اور مشرکانہ عقائد رواج پاگئے اور وہ بداعمالیوں میں مصروف ہوگئے۔ اس اخلاقی انحطاط کا انجام یہ ہوا کہ ۵۹۸ قبل مسیح میں کلدانی حکمراں بخت نصر نے یہودیہ پر قبضہ کر لیا اور گیارہ سال بعد ۵۸۷ قبل مسیح میں پوری ریاست کو تاراج کرکے یروشلم اور ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور یہودیوں کو وہاں سے نکال کر تتر بتر کردیا۔

ان تمام اجتماعی مشرکانہ اعتقادات اور بداعمالیوں کے باوجود اللہ کے ماننے والوں کی بھی کچھ تعداد ابھی اس قوم میں باقی تھی۔ ۵۳۹ قبل مسیح میں جب کلدانیوں پر زوال آیا اور ایران کے فرمانروا سائرس اعظم نے بابل کو فتح کیا تو فلسطین بھی جو کلدانیوں کی عملداری میں تھا۔ اس کے قبضے میں آگیا۔ سائرس اعظم نے فلسطین کو اپنی قلمرو میں شامل کرنے کے بعد یہودیوں کو دوبارہ فلسطین میں آباد ہونے اور ہیکل سلیمانی کو از سر نو تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ اور ۵۲۲ قبل مسیح میں دارا اول کے دور میں ہیکل سلیمانی دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ ۴۵۸ قبل مسیح میں حضرت عزیر ؑ بھی یہودیہ آگئے اور انہوں نے دین موسوی کی تبلیغ کرکے یہودیوں کی اعتقادی اور اخلاقی اصلاح کرنی شروع کی۔ ۴۴۵ قبل مسیح میں کچھ اور یہودی قبیلے بھی فلسطین واپس آکر آباد ہولئے تو شاہ ایران نے انہیں شہر پناہ تعمیر کرنے کی بھی اجازت دے دی اور بیت المقدس پھر سے آباد ہوگیا۔ یہودیوں کی دوسری ریاست سامراہ کے یہودیوں پر حضرت عزیر ؑ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہ ہوا اور انہوں نے بیت المقدس کے مقابلے میں اپنا ایک علیحدہ دینی مرکز قائم کرلیا اور اس طرح ان دونوں یہودی ریاستوں میں رقابت شروع ہوگئی۔

سکندر اعظم کے عروج کے ساتھ ہی ایرانیوں پر زوال آگیا اور فلسطین جو ایرانی حکومت کے زیر نگین تھا اب یونانیوں کے زیر اثر آگیا۔ یونانی عقیدتاً مشرک اور دیویوں، دیوتاؤں کے پجاری تھے۔ ان کی حکمرانی کا یہ اثر ہوا کہ یہودیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد، دین موسوی چھوڑ کر حکمرانوں کی ہم عقیدہ ہوگئی لیکن چونکہ ابھی تک حضرت عزیر ؑ کی تعلیمات کا اثر باقی تھا۔ ان کے معتقدین نے متحد ہوکر یونانیوں کے خلاف تلوار اٹھائی اور پھر دوبارہ حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ حکومت ۶۷ قبل مسیح تک قائم رہی۔

اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد یہودیوں میں پھر وہی نفس پرستی اور اعتقادی اور اخلاقی برائیاں عود کر آئیں اور آپس میں جنگ و جدال شروع ہوگیا۔ انتہا یہ ہوئی کہ خود ان ہی میں سے ایک گروہ نے رومن فاتح پومپائی کو فلسطین آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ ۶۳ قبل مسیح میں اس نے فلسطین کو فتح کرکے یہودی حکومت کا خاتمہ کردیا لیکن براہ راست حکومت کرنے کے بجائے یہودیوں میں سے اپنا ایک نمائندہ حاکم مقرر کردیا۔ یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا اور ۴۰ قبل مسیح میں جب ہیرود فلسطین کا حاکم بنا تو اس نے ایک طرف تو یہودی علماء کی سرپرستی کی لیکن دوسری طرف رومی تہذیب کو بھی فروغ دیا جس سے یہودیوں میں پھر وہی مشرکانہ عقائد عام ہوگئے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اخلاقی اور روحانی پستی کی انتہا کو پہنچ گئے اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت عیسیٰ ؑ مبعوث ہوئے اور بجائے اس کے کہ یہودی ان کی تعلیمات پر عمل کرتے انہیں سازش کرکے بظاہر مصلوب کروا دیا۔ (لیکن وہ قتل ہوئے نہ مصلوب) یہودیوں کی نفس پرستی، اخلاقی پستی اور سازشی فطرت کا انجام یہ ہوا کہ سنہ ۷۰ عیسوی میں رومیوں نے یروشلم کو بزور شمشیر فتح کرکے یروشلم کو تاراج اور ہیکل سلیمانی کو بالکل مسمار کردیا۔ یہودی یا تو قتل کردیئے گئے یا انہیں جلا وطن کردیا گیا۔

یہودیوں کی اللہ سے نافرمانیوں، غداریوں اور سازشوں کی تاریخ میں جو رومیوں کے ہاتھوں یروشلم کی تاراجی پر ختم ہوتی ہی، ان میں بے شمار انبیاء پیدا ہوئے جنھوں نے یہودیوں کو شیطانی ترغیبات اور گمراہی سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ اپنے نفس کی غلامی میں اس قدر آگے جاچکے تھے کہ بجائے فلاح پانے کے سرکشی اختیار کی اور بجائے انبیاء کے احکامات پر عمل کرنے کے ان کی ایسی تاویلات کیں تاکہ اللہ کا دین ان کی اپنی خواہشات کے مطابق ہوجائے اور جب یہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو اللہ کی کتابوں میں اپنی حسب منشاء تحریف کردی جائے۔

غرض یہ کہ وہ قوم جو اللہ کی اطاعت کی شرط کے ساتھ عظمت کی بلندیوں کو چھونے کے لئے بنائی گئی تھی۔ شیطان کے تیار کردہ مادی فوائد اور نفسانی خواہشات کی ترغیبات کے سراب کا تعاقب کرتی ہوئی، اپنی جہالت، گمراہی اور

باقی صفحہ ۲۵ پر

از مولانا محبوب الرحمن ازہری

سفر قادیان

۱۹۸۵ء کے حج کے بعد سے رابطہ عالم اسلامی میں قادیانیت پر بحث ہوتی رہی اور کلکتہ میں قادیانیوں کے خلاف ایک لہر دوڑ گئی' بعض قادیانی تو بمبئی سے ہی پاکستان چلے گئے اور بعض نے اپنے گھروں میں عافیت سمجھی جو ذرا ڈھیٹ قسم کے تھے انہوں نے کہنا شروع کیا۔ "سنت پر عمل ہو گیا" اور مختلف جگہوں پر جلسے ہونے لگے۔ مولانا محمد اسماعیل کٹکی مناظر قادیانیت کو طلب کیا جانے لگا اور میرا بھی اکثر جلسوں میں جانے کا اتفاق ہوا میں اس وقت ہرنیا کا مریض تھا اور باوجود علالت کے مجھے جلسہ میں شرکت کے لئے مجبور کیا جاتا تھا ایسے ہی ایک جلسہ میں شرکت کی اور جلسہ سے قبل میں نے مقامی مدرسوں وغیرہ کو متوجہ کیا کہ اس قسم کے جلسوں سے فائدہ کم ہوتا ہے' ضرورت اس بات کی ہے کہ مقامی لوگ قادیانیت سے واقفیت حاصل کریں اور بروقت جواب دینے کے لئے تیار رہیں۔ کلکتہ میں اس سے قبل بھی مولانا لعل حسین اختر کو بلایا گیا تھا اور ان کے دو مہینے قیام کے دوران قادیانی مبلغ حضرات کلکتہ کے باہر چلے گئے اور کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہو سکا اس کے بعد قادیانی پھر سرگرم ہوگئے اور عوام میں سوالات' شکوک و شبہات کی بھرمار کر دی۔ میں نے مولانا لعل حسین اختر سے (جن کا قیام ہماری ہی بلڈنگ میں تھا) یہ استفادہ ضرور کیا کہ مرزا کی کتابوں کا چیدہ چیدہ مطالعہ کیا کیونکہ اس کی کتاب پڑھنے کے لئے کافی صبر و برداشت سے کام لینا پڑتا ہے تھوڑے بہت مطالعہ سے ہی میری "پرانی رائے کہ مسلمانوں کے سینکڑوں فرقوں میں سے یہ بھی ایک فرقہ ہے" بدل گئی اور اسلام دشمنی کی بو مجھے محسوس ہوئی اسی لئے میرا خیال تھا کہ مقامی لوگ قادیانیت سے واقفیت حاصل کریں اسی مجلس میں ایک نو قادیانی بنگالی مجھ سے سوال کرنے پہنچ گیا۔ اس نے آکر مجھ سے تین سوال کئے کہ ان کا جواب قرآن و حدیث سے دوں' ایک تو معراج کے جسمانی ہونے کا ثبوت' دوسرے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے کا ثبوت اور تیسرا مجھے یاد نہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ عربی جانتے ہو قرآن و حدیث تو عربی میں ہے؟ اس نے کہا نہیں' تو پھر میں کوئی بھی آیت پڑھ کر جو ترجمہ کروں گا اس کو مان لو گے؟ کہنے لگا میں اپنے مولوی سے اس کی تحقیق کروں گا اور دوبارہ میں کوئی دوسری آیت پڑھ دوں گا تو پھر؟ پھر میں دوبارہ اپنے مولوی کے پاس جاؤں گا' اس طرح کب تک چکر کاٹو گے؟ وہ خاموش ہوا تو میں نے کہا کہ دیکھو تمہاری زبان بنگالی ہے اور مرزا کی زبان پنجابی ہے لیکن تم دونوں کے درمیان اردو ایسی زبان ہے جس کو دونوں جانتے ہیں تو پھر میں تم کو مرزا کی اردو کتاب سے ہی کیوں نہ حوالہ دے دوں جس کو تم خود یہاں سمجھ لو گے۔ اس نے کہا یہی بہتر ہے۔ مرزا نے کہا ہے کہ "مردے زندوں سے نہیں ملتے" اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے مرزا جی کا یہ کہنا کہ "میں نے اس کو بارہا دیکھا ہے ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا" (تذکرہ صفحہ ۲۰۳) سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام زندہ ہیں ورنہ ماننا پڑے گا کہ مرزا جی مرگئے تھے یہ سن کر وہ اٹھ کر بھاگ گیا کہ پھر آؤں گا۔

پہلے تو قادیانیوں نے مجھے ایذا رسانی کی کوشش کی جس میں ناکامی کے بعد مجھ سے گفتگو کی کوشش کی ہمارے جاننے والے ایک پڑوسی کے ذریعہ ملاقات کا وقت مقرر کیا کہ تین آدمی ملاقات کرنا چاہتے ہیں' میں تیار ہو گیا اور میں نے اپنے ہمراہ مولانا معصومی صاحب کو شریک کیا۔ وقت مقررہ پر تین متعین اشخاص میں سے دو آئے اور ایک نیا شخص (جو اپنی بکواس سے مجھ سے خاموش ہو کر نکل گیا تھا' شریک گفتگو ہوا۔ مجلس شروع ہوئی اور سربراہ نے میری تعریف شروع کی میں نے اس سے کہا کہ میں اپنے کو اچھی طرح جانتا ہوں اس میں وقت ضائع نہ کریں اصل مقصد پر گفتگو کریں انہوں نے کہا کہ ہمارے کچھ شبہات ہیں جن کی توضیح چاہتے ہیں اور اپنے تیسرے شخص سے کہا کہ آپ سوال کریں۔ انہوں نے آل عمران کی آیت (۸۱) **واذاخذ الله ميثاق النبيين** اور احزاب کی آیت (۷) **واذاخذنامن النبيين ميثاقهم** پڑھی اور اس کا ترجمہ الٹا سیدھا کیا۔ میں بالکل خاموش رہا۔ تھوڑی دیر ان کو بولنے کے بعد میں نے سربراہ کو مخاطب کیا کہ آپ لوگوں کا قرآن کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ ہم قرآن پر کلام اللہ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اپنے سینوں میں اس کو محفوظ رکھتے ہیں وہ ہمارے دل و دماغ سے کہیں بلند و بالا ہے جاہلوں کو اس میں بولنے کا کوئی حق نہیں اور اگر جاہل کچھ کہتے ہیں تو اس کو ہم استہزاء بالقرآن یا اہانت کلام اللہ سمجھتے ہیں جو عربی سے واقف نہ ہوں ان کو قرآنی الفاظ پر کچھ کہنے کی جراءت ہم برداشت نہیں کر سکتے' کسی پڑھے لکھے سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں اس پر سائل کو غصہ آگیا اور اول فول بکنے لگا مجلس میں اچھی خاصی ہنگامی شکل پیدا ہو گئی اور موذن نے بروقت عشاء کی اذان دے دی' ہم دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے نماز کے لئے رخصت ہوگئے دراصل اس شخص کا غصہ اور اس کی حرکتیں دیکھنے سے تعلق رکھتی تھیں اور وہ خود نے اپنی ہنسی کو روکنے کی پوری کوشش کی اور اس منظر سے کافی محظوظ ہوئے۔ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رخصت ہو گئے۔ دو تین ہفتے بعد دوبارہ سربراہ کا پیغام آیا کہ ملاقات چاہتے ہیں میں نے آمادگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں صرف آدمی ہوں اور صراحت پسند کرتا ہوں وہ صاف بتائیں کہ کون آئے گا؟ بعد میں کسی دوسرے کو لائیں گے تو میرا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ میں خود ملاقات کرنے کے بجائے کسی گدھے کو سامنے کر دوں گا کہ اس سے بات کر لیں میرے اس جملے نے ان کے حوصلے ختم کر دیئے۔

ان حالات کا یہ اثر ہوا کہ مجھے قادیانیوں کی اصل کتابیں ملنے لگیں اور بدر کا پرچہ بھی اکثر مجھ تک پہنچنے لگا جس سے میری معلومات میں کافی اضافہ ہوا اور میں مرزا کا مستقل مدمقابل بن گیا۔

۱۹۸۶ء میں دوبارہ آٹھ قادیانیوں نے حج کے فارم پر کئے اور اس طرح کہ نام اور پتہ تبدیل کرا لیا اور ہمیں خبر نہ ہونے دی حج کے قریب جب جانے کا وقت ہوا تو راز کھلا اور کلکتہ والوں نے دوبارہ مجھے بمبئی بھیجنے کا ارادہ کیا میں باوجود اپنی علالت کے سفر کرنے پر مجبور ہو گیا بمبئی پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ سعودی ویزا آفیسر سے ملاقات مشکل ہے بہرحال میں براہ راست اس تک پہنچا اور مجھے کافی اطمینان سے گفتگو کا موقع ملا اس مرتبہ شاذلی نام کے عربی شخص تھے کافی دیر تک گفتگو جاری رہی' شاذلی صاحب نے کہا "جو نماز پڑھتے ہیں' روزہ رکھتے ہیں وہ اگر حج کے لئے جانا چاہیں تو ان کو کیوں روکا جائے؟" میں نے جواب دیا کہ اعمال صالح کے لئے ایمان شرط ہے اگر کوئی شخص بغیر ایمان کے

روزہ رکھتا ہے تو کیا اس کو مسلمان صالح کہا جائے گا؟ طر ایمان تو دل سے تعلق رکھتا ہے' میں نے کہا صحیح ہے لیکن اس کے کچھ مظاہر تو ضرور ہوتے ہیں اس نے کہا کہ داڑھی رکھتے ہیں شیروانی پہنتے ہیں اس سے زیادہ اور کیا؟ میں نے جواب دیا اگر سنت پر عمل کرنے کی بات ہوتی تو آپ کا جواب ٹھیک تھا بات تو ایمان کی ہے اس کے لئے **قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد** اس نے کہا یہ تو کم سے کم ہے۔ میں نے کہا جو شخص یہ کہے "حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا" وغیرہ (اسلامی قربانی مصنفہ قاضی یار محمد صاحب قادیانی مطبوعہ ریاض الہند امرتسر) اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے وہ مسلمان ہے؟ نہیں تو پھر انسان ہے؟ نہیں تو پھر حیوان ہے؟ نہیں تو کیا ابلیس ہے؟ نہیں ابلیس نے صرف نافرمانی کی تھی خدا پر تہمت نہیں لگائی اس کے لئے لغت میں کوئی لفظ موجود نہیں جس سے تعبیر کیا جائے۔

اس درمیان ہم لوگ ان کی شناخت اور نشاندہی پر بھی گفتگو کرتے رہے اور میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ان کی شناخت کا نہیں تھا اس لئے وہ فکرمند ہوئے میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا ایک اور بتا دیجئے مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ اس سے قبل بھی اس سلسلے میں آئے تھے آپ کا مقصد کیا ہے؟ یا آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس کے جواب میں قرآن کی دو آیتوں کے ٹکڑے ہیں پہلا **وان الشیطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم و ان اطعتموهم انکم لمشرکون** خطاب ابتدائی طور پر صحابہ سے ہے اگر ان کو کہا جائے **انکم لمشرکون** بالتاکید تو پھر ہمہ شما کا کہاں؟ اس نے تصدیق کی اس کے بعد دوسری آیت **یاایها الذین امنوا انما المشرکون نجس** خطاب کسی بادشاہ کو نہیں کسی زعیم کو نہیں بلکہ الذین آمنوا کو ہے' میں سمجھتا ہوں کہ میں الذین آمنوا میں ہوں تو خطاب مجھ کو ہے اور اسی حکم کے امتثال میں اپنی آخر حد کو پہنچ چکا ہوں آگے آپ کو اختیار ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے اسی آیت کے بارے میں سوال نہ کریں گے کہ تو نے کیا کیا؟ اس شخص پر لرزہ سا طاری ہو گیا اور کچھ توقف کے بعد اس نے کہا کہ بیشک قیامت کے دن گواہی دینا ہو گی کہ آپ نے پورا عمل کیا اب ہمارے لئے دعا کیجئے کہ ہمیں بھی توفیق ہو کہ عمل کریں میں نے کہا دعا اور جو کچھ بھی ہو سکے گا میں انشاء اللہ کروں گا۔

میرے پیچھے ایک نیم قادیانی لگے ہوئے تھے جو مجھ سے ملتے رہتے تھے اور پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ہوا؟ میں نے بھی ظاہر کیا تھا کہ میں حج کے لئے جانے کی کوشش کر رہا ہوں اتفاق سے ویزا آفس سے نکلنے کے بعد وہ مجھے مل گئے اور انہوں نے وہی سوال دہرایا کہ آپ کا کیا ہوا؟ میں نے بتا دیا کہ مایوسی ہے اور کوئی راستہ نہیں وہ کہنے لگے "آپ ضرور جاویں گے۔" میں نے ان سے کہا میں اپنی دانست میں اپنے وسائل استعمال کر چکا اور نفی میں جواب مل چکا ہے انہوں نے پھر کہا آپ ضرور جاویں گے' میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کس بنیاد پر کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے آٹھ قادیانی جو جا رہے تھے ان کا ویزا کینسل ہو جائے گا اور آپ ان کی جگہ چلے جاویں گے۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک تو قادیانیوں کے نہ جانے سے بھی مجھے سیٹ نہ ملے گی اس لئے کہ میرا نام ویٹنگ لسٹ میں بھی نہیں ہے لیکن یہ آپ نے کیا کہا کہ وہ نہیں جاویں گے؟! انہوں نے اصرار کیا کہ وہ نہیں جاویں گے میں نے ان سے کہا کہ جب آپ یہ سب جانتے ہیں تو میں آپ کو حقیقت بتا دوں اس مرتبہ میں قادیانیوں کو روکنے کے لئے بمبئی نہیں آیا تھا بلکہ ان کو روانہ کرنے آیا تھا۔ وہ بڑے لوگ ہیں مالدار خرچ کر سکتے ہیں۔ میں متوسط آدمی ہوں ملازمت کرتا ہوں اور زندگی گزارتا ہوں ہر سال دو سال پر وہ ارادہ کرتے ہیں مجھے چھٹی لینا پڑتی ہے اور وقت ضائع ہوتا ہے پھر سفر خرچ میرے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے میں نے اس مرتبہ یہ سوچا کہ یہ لوگ جاویں اور میں نے یہاں کے چند دن کے قیام میں صرف ایک کام کیا ہے کہ حاجیوں سے ملاقات کی اور اتفاق سے مجھے چالیس حاجی جانے والے مل گئے میں نے ان کو سبق پڑھا دیا کہ جب بھی کسی قادیانی پر نظر پڑے تو پولیس سے کہہ دینا ھذا قادیانی آگے پولیس خود اپنا کام کر لے گی اور یہ گرفتار ہو کر وہاں کے حکم کے مطابق واجب القتل ہیں مجھے ان لوگوں سے فرصت مل جاوے گی اور اس کے بعد میں روانہ ہو گیا۔

میں ابھی کلکتہ پہنچا بھی نہیں تھا کہ قادیانیوں کو واقعہ سے باخبر کر دیا گیا اور ان کا سربراہ فوراً" ہوائی جہاز سے بمبئی پہنچ گیا اور اسی ویزا آفیسر سے ملا اور اس سے کہا کہ ہم آٹھ قادیانی حج کے لئے جا رہے ہیں ہمارے پاس پاسپورٹ ویزا سب جائز ہیں اور ٹکٹ وغیرہ سب او کے ہو چکا ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہمارے لئے خطرہ ہے تو آپ کو ہم مطلع کر رہے ہیں کہ ہماری حفاظت کا وہاں بندوبست کیا جائے۔ شاذلی صاحب نے ان سے کہا اپنے نام و پتے وغیرہ نوٹ کرائیے اور لکھنا شروع کیا اس نے آٹھوں کے پاسپورٹ نمبر ٹکٹ وغیرہ سب لکھا دیئے۔ شاذلی نے پوچھا اور کوئی؟ کہنے لگے اور کوئی نہیں۔ اس نے وہ خط کھینچے اور مخاطب ہوا "ان معلومات کے لئے آپ کا شکریہ ہم پریشان تھے اور تلاش کر رہے تھے آپ نے ہماری مشکل آسان کر دی اس کا مکرر شکریہ اب ہم صرف انسانیت کے ناطے آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ نہ جائیں۔ ورنہ آپ یقین رکھیں سب سے پہلے ہم خدا کے بندے ہیں اور دوسرے نمبر پر ہم سعودیہ کے ملازم ہیں ہمارا کام یہی ہے کہ غیر مسلموں کو نہ جانے دیں ہم اپنا فرض ادا کریں گے اور ائیرپورٹ پر آپ کا استقبال پولیس کرے گی وہ آپ کو گرفتار کر کے ملکی قانون کے مطابق آپ کا فیصلہ ہو گا اب آپ کو اختیار ہے جو چاہے کریں" "دام میں خود صیاد آ گیا" اس کے بعد کسی میں ہمت نہ تھی کہ سفر کرتا۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوا ورنہ

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل
اے باد صبا یہ تری مہربانی

فالحمد للہ علی ذلک

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 690800 690801
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیسرا، بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجاپن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجاپن دُور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے۔
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چنیوٹ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

کنور ادریس کا اغوا

محمد علی صدیقی (بھکر) مبلغ ختم نبوت کراچی

کافی عرصے سے صوبہ سندھ میں قتل' ڈکیتی ' اغواء برائے تاوان رواں دواں ہے اور یہ بات صوبہ سندھ اور اس کے شہر کراچی کے لئے ایک معمول بن چکی ہے پہلے کبھی کبھار قتل ' ڈکیتی یا اغوا ہو جاتا تو تمام سننے والے تڑپ جاتے تھے بے چین تو اب بھی ہو جاتے ہیں لیکن اب بے حسی عروج پر پہنچ کر ایک معمول بن گئی گزشتہ ماہ سندھ میں ایک ایسے آدمی کا اغواء ہوا جس کو پڑھ کر حیرت سی ہوئی کہ وہ آدمی اغوا بھی ہوا گھر بھی لوٹا گیا اور شام کو رہائی بھی عمل میں آئی اس آدمی کا نام کنور ادریس ہے جو محترمہ بے نظیر بھٹو کے سابق دور حکومت میں سندھ کا چیف سکریٹری چنا گیا لیکن اس آدمی کا تعلق اس جماعت سے تھا جو غدار اسلام اور غدار وطن ہے یعنی قادیانیوں کی جماعت سے ہے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آواز بلند کی کہ چیف سکریٹری صوبہ کا مالک ہوتا ہے اور ایک ایسے شخص کو صوبہ کا چیف سکریٹری بنایا جا رہا ہے جو اسلام 'ملک دشمن خود بھی ہے اور اسلام اور ملک دشمن جماعت کا اہم فرد ہے 'اس لئے یہ آدمی اس لائق نہیں کہ اس کو صوبہ سندھ کا چیف سکریٹری بنایا جائے اور میرا تو موقف ہے کہ اگر ہر آنے والے حکمران ملک پاکستان جس کو انتہائی قربانی اور محنت کے ساتھ اسلام کے نام پر حاصل کیا کسی بھی دشمن اسلام و ملک خصوصا" قادیانیوں کو ملک کے کسی بھی عہدہ پر جگہ نہ دی جائے کیونکہ یہ حضرات آج بھی اکھنڈ بھارت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور ان کے دل قادیان جانے کے لئے مچل رہے ہیں کاش یہ مسئلہ میرے ملک کے حکمران کی سمجھ آجائے اور ان کا احتساب کر کے ان کے ساتھ وہی اسلامی سلوک کیا جائے جو سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسلمہ کذاب کے ماننے والوں سے کیا تھا۔ ملک عزیز امن کا گہوارہ آج بھی بن سکتا ہے لیکن سوچتا ہوں کہ کیا میرا یہ خواب ادھورا ہی رہے گا یا اس کی تکمیل بھی ہو گی دعا ہے مولا پاک تکمیل فرما دے۔

تو ہمارے اس احتجاج کو جو کنور ادریس کو برطرف کرنے کے لئے تھا اس تمام مذہبی اور دینی سیاست کرنے والی جماعتیں شامل ہو گئیں اور ہماری آواز مضبوط ہوتی چلی گئی اللہ رب العزت خوش رکھے حضرت مولانا مفتی محمود کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمان کو کہ انہوں نے اس کام کے لئے خوب ہمت کی اور کنور ادریس برطرف ہوا۔ اور یہ بھی اتفاق کی بات ہے کہ صرف کرسی کی جنگ لڑنے والوں نے بھی محترمہ کی حکومت کے اس فعل کی مذمت کی لیکن جب اپنی حکومت آئی تو اس کو اسلام آباد میں بڑے اعزاز کے ساتھ تعینات کر دیا۔ بہرحال وقت گزرتا گیا اور گزشتہ ماہ کنور ادریس اغوا ہو گئے کس نے اغوا کیا؟ اس کا پس منظر کیا تھا ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں لیکن جس بات پر قلم اٹھایا وہ مجھے بہت عجیب لگی کہ ۷ جون ۹۴ء کا ہفت روزہ اخبار جہاں میں آغا مسعود حسین صاحب کا ایک مضمون پولیس کی بربریت پڑھ رہا تھا تو اس میں آغا صاحب نے جناب کنور ادریس کے ایک انٹرویو کا بھی ذکر کیا اور کنور ادریس صاحب اپنے دل کی بھڑاس بھی نکالی کیونکہ کنور ادریس نے اپنے اغواء کے بعد سرکاری افسروں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور معاصر انگریزی کے اخبار میں لکھا کہ شرافت اور نیکی کی اقدار ختم ہو گئی اور سرکاری افسران نے حالات سدھارنے کے بجائے اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے تو اس پر آغا صاحب نے جو لکھا اس پر ہمیں کوئی غرض نہیں ہم تو جس بات پر حیران ہوئے کہ کنور ادریس خود ایک بد تہذیب جس میں شرافت نام کی کوئی چیز ہی نہیں تھی۔ اس کو اپنے رہنما رہبر اور پیشوا اور نبی مانتے ہو سرکاری افسران کے بارے میں یہ الفاظ بہت عجیب لگتے ہیں جس آدمی کا کنور ادریس ماننے والا ہو اس نے ہمیشہ مسلمانوں سے غداری کی اور انگریز سے وفاداری کی اور اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ وہ انگریز گورنمنٹ کے شکر گزار رہیں اس کا نام مرزا غلام قادیانی ہے اور مرزا ہی نہیں مرزا کا پورا خاندان انگریز کا وفادار تھا جس کا تذکرہ خود مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں کرتا ہے کہ ایام غدر جس کو مسلمان جنگ آزادی کہتے ہیں اس میں مسلمان انگریز کے خلاف جہاد کر رہے تھے اور مرزا کے باپ غلام مرتضیٰ کے بقول مرزا کے خود پچاس آدمی مسلح گھوڑے سمیت انگریز کی امداد کی۔ شرافت کا جنازہ تو ان حضرات نے شروع سے ہی نکال دیا تھا مرزا کی حیا سوزی اور بے غیرتی کی چند ایک مثال مندرجہ ہیں۔ کتاب سیرت المہدی مرزا غلام قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے کی روایت ہے جلد نمبر۲۵۹

مرزا کا بیٹا بشیر احمد بیان کرتا ہے کہ مجھ سے (یعنی بشیر احمد سے) میاں عبداللہ سوری نے کہا کی مدت کی بات ہے جب میاں ظفر احمد (مرزا کا مرید) کپور تھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور انکو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب (مرزا ملعون) نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں ان کو میں لاتا ہوں آپ ان کو چک کے اندر سے دیکھ لیں پھر ان میں سے جو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جائے گی چنانچہ حضرت صاحب (مرزا ملعون) گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا اور پھر اندر آ کر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں آپ دیکھ لیں چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور حضرت صاحب (مرزا ملعون) نے ان کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمہیں کون سی لڑکی پسند ہے وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے اس کے بعد حضرت صاحب (مرزا ملعون) نے میری رائے لی میں نے عرض کیا حضور میں نے تو نہیں دیکھا پھر آپ خود فرمانے لگے (بکواس کرنے لگے) ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموما" بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوب صورتی قائم رہتی ہے ! جی یہ ہے وہ آدمی جس کے کنور ادریس مرید ہیں جس کے رہنما میں ہی شرافت نام کی چیز نہ ہو اس کا ماننے والا شرافت کے نعرے لگائے عجیب بات ہے میں گزارش کروں گا کہ اس نعرہ لگانے سے پہلے یعنی تاریخ اور گریبان میں تو دیکھ لے کہ وہ خود اس قابل ہے کہ شرافت کی بات کر سکے یہ ایک واقعہ نہیں کئی واقعات ایسے ہیں جس میں مرزا غلام قادیانی نے شرافت کی ایسی دھجیاں اڑائی ہیں کہ وقت کو بھی اس وقت شرم آ گئی ہو گی اس سے اندازہ کر لیں کہ مرزا نبی ہونے کا دعوی تھا اور دوسروں کی لڑکیوں کے حسن کا انتخاب اس انداز میں کرتا ہے جیسے بین الاقوامی حسن کے انتخاب کرنے کی ڈگری حاصل کی ہوں اور شرافت اتنی ہے کہ اس ملعون نے انبیاء کرام جو معصوم عن الخطا ہیں ان کو بھی معاف نہیں کیا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے تو خوب دشمنی کی حالانکہ حضرت عیسی علیہ السلام روح القدس کے نام سے یاد رکھے جاتے ہیں اللہ تعالی کے عظیم نبیوں میں سے ایک عظیم نبی تھے لیکن مرزا نے نہ حضرت عیسی علیہ السلام کو معاف کیا نہ ان کی والدہ محترمہ کو جو کہ پاک صاف تھیں اور قیامت تک رہیں گی اس بد اخلاق نے ان عظیم شخصیتوں کو داغ دار کرنے کی کوشش کی۔ اور شرافت اور حیاء کا جنازہ نکال دیا اور جناب کنور ادریس شرافت کو لئے پھرتے ہیں نہ جانے کس منہ کے ساتھ اور

باقی صفحہ ۹ پر

خبریں — اخبارِ ختمِ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی کے رتبے کو نبی کریمؐ سے ملانا توہین رسالت ہے ○ ہائی کورٹ

یہ کہنا کہ رسول پاکؐ کے معجزوں کی تعداد ۳ ہزار جب کہ مرزا غلام کے معجزوں کی تعداد ۳ لاکھ ہے' مرزا غلام احمد کو بڑا مقام دینے کے مترادف ہے

عدالت نے توہین رسالت کے مقدمے میں ملوث میانوالی کے چار قادیانیوں کی درخواست ضمانت مسترد کردی' ماتحت عدالت کو ۳ ماہ میں کیس نمٹانے کا حکم

لاہور (وقائع نگار خصوصی) ہائی کورٹ نے تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے توہین رسالت کے مقدمے میں ملوث ایک ہی خاندان کے چار قادیانیوں کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں تاہم اس مقدمے کی سماعت کرنے والی ماتحت عدالت کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کیس کو دوسرے تمام کیسوں پر فوقیت دیتے ہوئے اس کی سماعت تیز رفتاری سے تین ماہ کے اندر اندر مکمل کرے۔ یہ حکم تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے ریاض احمد' اس کے بیٹے بشارت احمد اور دو بھتیجوں قمر احمد اور مشتاق احمد کی طرف سے دائر کی گئی ضمانت کی درخواستوں پر لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر احمد نے جاری کیا ہے فاضل جج نے اپنے تفصیلی فیصلے میں لکھا ہے کہ درخواست گزاروں نے جو کہ قادیانی ہیں نے مبینہ طور پر نبی کریمؐ کے بارے میں گستاخانہ زبان استعمال کر کے اور کھلے عام یہ کہہ کر مرزا غلام احمد مرتبے میں رسول پاکؐ سے کم نہیں تھا اور یہ کہہ کر کہ رسول پاکؐ کے معجزوں کی تعداد ۳ ہزار اور مرزا غلام احمد کے معجزوں کی تعداد ۳ لاکھ ہے مرزا غلام احمد کو بلند تر روحانی مقام پر فائز کرتے ہوئے بادی النظر میں (توہین رسالت) کا ارتکاب کیا ہے اس لئے ان کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کی جاتی ہیں درخواست گزاروں کے خلاف یہ مقدمہ تھانہ پپلاں ضلع میانوالی میں اسی گاؤں کے ایک شخص محمد عبداللہ کی رپورٹ پر ۲۱ نومبر ۹۳ء کو درج کیا گیا تھا متعلقہ سیشن کورٹ نے بھی ملزمان کی ضمانت کی درخواستیں ۳ جنوری ۹۴ء کو خارج کر دی تھیں ہائی کورٹ میں ملزمان کی پیروی سیالکوٹ کے خواجہ سرفراز احمد ایڈوکیٹ جب کہ مستغاثہ کی پیروی اسسٹنٹ ایڈوکیٹ جنرل پنجاب نذیر غازی نے کی درخواست گزاروں کے وکیل نے عدالت عالیہ میں موقف اختیار کیا تھا کہ درخواست گزاروں کے خلاف جھوٹا کیس بنایا گیا ہے کیونکہ دونوں پارٹیوں میں پرانی مقدمے بازی اور دشمنی چلی آرہی ہے سرکاری وکیل نذیر غازی نے اپنے دلائل میں موقف اختیار کیا کہ بادی النظر میں درخواست گزاروں نے توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے (روزنامہ پاکستان ۱۴ جون ۱۹۹۴ء)

قادیانیوں کا بائیکاٹ بہت ضروری ہے' مولانا محمد علی صدیقی

قادیانیوں کا بائیکاٹ بہت ضروری ہے اور اسلام کے عین مطابق ہے اور نبی کریمؐ سے محبت کی نشانی ہے یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ڈرگ روڈ کی جامع مسجد بلال میں جمعہ کے خطاب میں کہی اس لئے قادیانیوں کا بائیکاٹ ضروری ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنی دعاؤں میں خدا کی' نبی کریمؐ اور سیدنا ابوبکر صدیق'' سیدنا عمر فاروق'' علی المرتضیٰ' حسنین کریمین حضرت فاطمہؓ کی توہین کی اور جو آدمی ان شخصیات کی توہین کا مرتکب ہو ایسے شخص کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں اسے قتل کر دیا جائے قادیانی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے ہیں اس لئے ان کا ہر حال میں بائیکاٹ بہت ضروری ہے مولانا نے اپنی تقریر میں متعدد حوالہ جات بھی عوام الناس کو دکھلائے اور آخر میں عوام الناس سے اپیل کی کہ قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنا آپ کا فرض بنتا ہے اس لئے آپ حضرات کو اپنے علاقہ اور جہاں بھی آپ ہوں قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں عوام الناس نے مولانا محمد علی صدیقی کو یقین دلایا کہ ہم قادیانیوں کا ہر حال میں بائیکاٹ کریں گے مولانا نے جمعہ کے بعد وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت ڈرگ روڈ اور شاہین ختم نبوت کے ساتھیوں سے ملاقات کی اور ان کے کام کی تعریف کی اور حوصلہ افزائی کی۔

قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے' مولانا اللہ وسایا

قادیانیت کا خاتمہ بہت قریب ہے ایک وقت وہ تھا کہ ہمارے اکابر قادیانیوں کو کافر کہتے تھے کہ مقدمہ بنتا تھا اب وقت آگیا کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے تو جیل چلا جاتا ہے یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے کورنگی ساڑھے تین کی جامع مسجد مدنی میں خطاب کرتے ہوئے کہی کہ ۱۰۵ سالہ دور میں قادیانی کہاں تھے اور اب یہاں ہم کہاں تھے اور اب کہاں مرزا نے جب لدھیانے میں پہلی بیعت لی تو علماء لدھیانہ نے مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا تو انہوں نے کہا کہ مولویوں کا فتویٰ ہم نہیں مانتے ۱۹۳۵ء اس بہاولپور میں پہلا مقدمہ درج ہوا قادیانیوں کے خلاف' مولانا سید انور شاہ کشمیری نبی کریمؐ کے وکیل تھے ۱۹۳۶ء عدالت نے فیصلہ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں پھر کشمیر حکومت نے فیصلہ دیا اس کے بعد رابطہ عالم اسلامی پر ۱۴۰ ممالک نے قادیانیوں اور مرزا کے کفر پر فتویٰ دیا ۱۹۷۴ء میں حکومت پاکستان نے فتویٰ دیا انہوں نے کہا کہ کیا ہم نہیں مانتے مجسٹریٹ سے لے کر اسیشن کورٹ نے ہائی کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر ہیں مولانا نے فرمایا کہ آپ اندازہ کریں کہ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی کافر کہتے تھے تو کیس بنتا تھا اور اب یہ حال ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو کیس بنتا ہے یہ سب میرے اللہ کا فضل ہے مولانا کی تقریر سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جماعت کے تعارف پر روشنی ڈالی اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا تعارف کرایا اور مدنی مسجد کے خطیب مولانا انوار الٰہی صاحب نے مولانا اللہ وسایا اور جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ واحد جماعت ہے جو ہر وقت ہمارے ایمان کی حفاظت خود کرتی ہے اور یہی اس جماعت کی کامیابی کا راز ہے۔

مولانا محمد علی صدیقی کا منظور کالونی میں درس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے منظور کالونی کی جامع مسجد مریم میں ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر درس دیا جس میں مولانا نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اسلام میں ایک اساسی مسئلہ ہے جس پر ایمان رکھنا از حد ضروری ہے اور ختم

نبوت کے مسئلہ پر ایمان نہیں تو آدمی مسلمان نہیں جب مسلمان نہیں تو جہنم اس کا مقدر بنتی ہے حیات عیسیٰ علیہ کے بارے میں مولانا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ قیامت کے قریب آسمانوں سے نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے دجال کو قتل کریں گے نبی کریمؐ کے روضہ اقدس پر حاضری دیں گے اور آپ پر سلام پڑھیں گے نبی کریمؐ جواب دیں گے اور پھر کچھ عرصہ بعد انتقال ہو گا امت مسلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور نبی کریمؐ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

مولانا نذیر احمد تونسوی کی دفتر ختم نبوت کراچی میں آمد

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی سندھ کا ایک ہفتہ کا دورہ کرنے کے بعد کراچی دفتر ختم نبوت تشریف لائے جہاں اہل دفتر نے انہیں خوش آمدید کہا مولانا ایک دن کراچی رہے جہاں انہوں نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد انور فاروقی اور دیگر احباب سے ملاقات کی اور سندھ کے دورے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

ڈاکٹر محمد علی سیالکوٹی کو صدمہ

گزشتہ دنوں ڈاکٹر محمد علی سیالکوٹی کے سسر چوہدری عبدالحق رضا الٰہی سے انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ادارہ ختم نبوت ڈاکٹر صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ڈاکٹر صاحب کے سسر کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔

قادیانی اپنی عبادت گاہوں کے ڈش انٹینے پر بوسٹر لگا کر نشریات جام کرتے ہیں۔ حکومت فوری نوٹس لے

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے ملک بھر میں قادیانی عبادت گاہوں مزاروں اور گھروں پر ڈش انٹینا کے ساتھ بوسٹر آلے لگا کر پی ٹی وی کی نشریات جام کر کے مرزا طاہر احمد کی لندن سے زہریلی تقریر سنانے والوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔سی بی تعزیرات پاکستان اور وائرلیس ایکٹ کے تحت مقدمات چلائے جائیں اور ڈش انٹینا کے ساتھ بوسٹر آلہ جات اتر کر سرکاری قبضہ میں لئے جائیں انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت ملک بھر میں کسی بھی طریقہ سے قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے مگر قادیانی جان بوجھ کر قانون و آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کو قادیانیت نوازی ترک کر کے قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمات ہونے چاہئیں ورنہ اسلامیان پاکستان کے ڈش انٹینا خود اتار کر پھینک دیں گے۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ نشریات جام کرنے کے بارے میں فون نمبر ۴۳۳۵۲۲ فیصل آباد پر مطلع کریں۔ مولانا فقیر محمد نے مزید کہا کہ گورنمنٹ ٹی آئی آئی اسکول ربوہ کے قادیانی قائم مقام ہیڈ ماسٹر عبدالرب غیر مسلم کو تبدیل کر کے مسلمان ہیڈ ماسٹر لگانے کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ جامع نصرت گرلز کالج ربوہ میں چھ سال سے قابض پرنسپل کی سیٹ پر غیر مسلم قادیانی کے بجائے ۱۹ گریڈ کی مسلمان خاتون کو جلد پرنسپل لگایا جائے جب کہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ کالج چنیوٹ کے خطرناک قادیانی غیر مسلم مرتد پرنسپل کو تبدیل کر کے مسلمان پرنسپل تعینات کیا جائے کیونکہ کسی کلیدی عہدہ پر قادیانی غیر مسلم کو نہیں لگایا جا سکتا انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہ کہ گورنمنٹ زنانہ کالج کارخانہ بازار فیصل آباد اور گورنمنٹ اسلامیہ گرلز کالج امین پور بازار فیصل آباد میں دونوں غیر مسلم قادیانی مرتد عربی لیکچرارز عورتوں کی بجائے مسلمان خواتین کو لگایا جائے اور ان دونوں قادیانی مستورات کو کسی اور سیٹ پر لگایا جائے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ربوہ چنیوٹ اور فیصل آباد کے سرکاری تعلیمی اداروں پر قادیانیوں کی اجارہ داری ختم کی جائے اور صوبائی محکمے تعلیم کی قادیانی نوازی کا قلع قمع کیا جائے اور گورنمنٹ ٹی آئی آئی اسکول ربوہ سے دس قادیانی ایس ایس ٹی اساتذہ کو باہر تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ناقص کارکردگی اور نوٹوں کی بلیک روکنے میں ناکام رہنے کے پیش نظر مقامی اسٹیٹ بینک کے چیف مینجر کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور قادیانی غیر مسلم مرتد منیر احمد کو ایڈمن آفیسر کے عہدہ سے ہٹا کر کسی دوسری سیٹ پر لگایا جائے اور دوسرے تین قادیانی غیر مسلموں منور احمد قادیانی اکرم نواز قادیانی' شمشاد احمد قادیانی غیر مسلموں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ منیر احمد قادیانی کو جان بوجھ کر ایڈمن آفیسر لگایا گیا ہے جب کہ اس کو کسی اور سیٹ پر بھی لگایا جا سکتا تھا اس کو والٹ خزانہ یا کسی اور جگہ تعینات کیا جائے جہاں پبلک ڈیلنگ نہ ہو اسی طرح مقامی چیف مینجر نئے نوٹوں کی بلیک روکنے میں بھی ناکام رہے ہیں چھوٹی عید کے موقعہ کو نئے نوٹ نہیں دیے جا رہے اور نہ ہی کمرشل بنکوں کو جو نوٹ دیے جاتے ہیں کی پڑتال کی جاتی ہے کہ وہ پبلک کو تقسیم کئے جاتے ہیں یا بازار میں فروخت کے لئے دیے جاتے ہیں ان بازار میں ان دنوں ایک روپے کی کاپی ۱۲ روپے میں بازار سے ملتی ہے پہلے ۲۰ روپے تک بھی بک چکی ہے بازار میں نئے نوٹوں کی فروخت بند کی جائے۔ مولانا فقیر محمد صاحب نے مزید کہا کہ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری سے اپیل کی ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے قادیانیوں کو اپنی من پسند سیٹوں پر تبادلے کر کے تعینات کرنے کی تحقیقات کرائی جائے اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب' وزیر آبپاشی پنجاب اور سکریٹری اری گیشن پنجاب سے ٹیلی گرام' یادداشت' پریس اور فون کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ خطرناک قادیانی غیر مسلم مرتد اختر چیمہ اسسٹنٹ لینڈ ریکلمیشن آفیسر محکمے انہار کو فیصل آباد دوبارہ تعینات نہ کیا جائے اور چھ سال سے غیر قانونی طور پر قابض سرکاری کوٹھی نمبر ۳۔۴ خالی کرائی جائے مقام افسوس ہے کہ مزید قادیانی وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپنے آرڈر کرا کر فیصل آباد لے آیا ہے اور کوٹھی بھی خالی نہیں کر رہا ہے۔ اس طرح حکومت پنجاب قادیانی غیر مسلم حمید اللہ قریشی ڈی ایس پی سی آئی اے اور غیر مسلم قادیانی طاہر عارف ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن فیصل آباد کو بھی تبدیل نہیں کر رہی ہے اس کے علاوہ محکمہ جنگلات کے ایک ڈی ایف او راجہ عطا اللہ کو فیصل آباد سے باہر نہیں نکالا جا رہا ہے اور محکمہ انہار کی سرکاری کوٹھی نمبر ۳۔۴ میں قادیانی تربیت گاہ بھی بند نہیں کی جا رہی ہے حکومت پنجاب ان عناصر کے سامنے بے بس نظر آ رہی ہے۔ مولانا فقیر محمد صاحب نے صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری اور گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم سرکاری افسران کو اپنی من پسند سیٹوں پر فیصل آباد میں تبادلے کرا کر آنے پر پابندی لگائی جائے اور قادیانی غیر مسلم راجہ عطا اللہ ڈی ایف او کو سمندری روڈ دفتر سے تبدیل کر کے گٹ والا دفتر میں لگانے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے اسی طرح محکمہ انہار کے اسسٹنٹ لینڈ ریکلمیشن آفیسر قادیانی غیر مسلم اختر چیمہ کو لاہور سے دوبارہ فیصل آباد تعینات کرنے کے آرڈی نینس منسوخ کئے جائیں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کے دور میں قادیانی اپنی مرضی کی سیٹوں پر تبادلے کرا رہے ہیں جب کہ قادیانی ڈی ایف او راجہ عطا اللہ پہلے تین سال گٹ والا دفتر میں رہا پھر تبادلہ کرا کر سمندری روڈ کے دفتر آ گیا اب پھر اپنا تبادلہ تین سال بعد سمندری روڈ دفتر سے کرا کر گٹ والا دفتر کرا لیا ہے ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں جب کہ قادیانی اختر چیمہ محکمہ انہار گریڈ ۱۶ نے گزشتہ ۶ سال سے سرکاری کوٹھی نمبر ۳۔۴ پر قبضہ کر رکھا ہے یہ کوٹھی ۱۸ گریڈ کے افسران کے لئے ہے اور لاہور سے دوبارہ فیصل آباد تبادلہ کرا کے آ گیا ہے کوئی ادارہ روک تھام نہیں کر رہا ہے۔

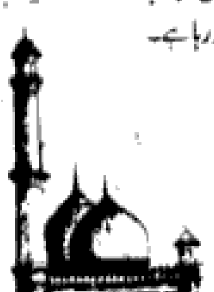

قسط نمبرا

از: محمد طاہر رزاق لاہور

قادیانی قاعدہ

الف۔ انگریز

انگریز فتنہ قادیانیت کا بانی چیئرمین ہے۔ اس فتنہ کی جملہ حقوق انگریز محفوظ ہیں۔ آئینی طور اسے یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ جب چاہے مرزا قادیانی کی جگہ کسی اور کو نبی نامزد کر سکتا ہے۔ انگریز کا رنگ گورا اور دل کالا ہوتا ہے۔ جس شدت سے کتوں اور خنزیروں سے محبت کرتا ہے' اسی شدت سے مسلمانوں سے نفرت کرتا ہے۔ ٹب میں نہاتا ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کا شوق فرماتا ہے۔ شراب دیکھ کے اچھلتا ہے اور خنزیر کا گوشت دیکھ کے پھدکتا ہے۔ قادیانیوں سے اسے اتنا ہی پیار ہے جتنا ایک ستر سالہ دادی کو اپنے چھوٹے چھوٹے یتیم پوتوں سے ہوتا ہے۔ قادیانیوں کے دلوں میں اس کا وہی مقام ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں اللہ کا۔ جھوٹی نبوت کی سب سے زیادہ نحوست اسی پر پڑی کیونکہ اس کی وہ وسیع و عریض سلطنت' جس میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا' اب سمٹ سمٹا کر انگلستان تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور مزید سمٹنے کے لئے تڑپ رہی ہے۔

(ب)۔ بہشتی مقبرہ

قادیانی نبوت کا انشیورنس بنک ہے۔ اس کا مجاور جنرل منیجر اور کاروکن "لینڈ آفیسر" کہلاتا ہے۔ یہاں جنت کے نام پر جہنم کی ایڈوانس بکنگ ہوتی ہے اور قادیانی بڑے ذوق و شوق سے یہاں اپنے مردے "پارک" کرتے ہیں۔ یہاں کی قبریں قادیانی رائل فیملی کے لئے سونے کی کانیں اور مردوں کے لئے جہنم کے گڑھے ہیں۔ بہشتی مقبرہ کو بڑی خوبصورتی سے سجا سجا کر رکھا جاتا ہے لیکن اس کا سارا حسن طوائف کا سنگھار ہے۔ قادیانی مردے کے عزیز و اقارب سے "مردہ ٹیکس" تو جنرل منیجر وصول کرتا ہے اور دفن ہونے کے بعد ہڈیاں اور گوشت سانپ اور بچھو وصول کرتے ہیں۔ جس دن بھی کوئی مردہ آتا ہے' اس دن فریقین بڑے خوش ہوتے ہیں۔ خوش کیوں نہ ہوں کیونکہ دونوں کے رزق کا مسئلہ ہے۔ بہشتی مقبرے کا بہشت سے وہی تعلق ہے جو مرزا قادیانی کا نبوت سے! بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے بے ایمان اور بے وقوف ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے تو قادیانی وصیت کر کے اور جھگڑ جھگڑ کے یہاں دفن ہوتے ہیں۔

(پ)۔ پادری آتھم

ہندوستان میں جب مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو عیسائی دنیا کی خفتہ آنکھیں بھی کھلیں۔ فریقین کی آنکھیں چار ہوئیں اور ان میں خون سرخی آئی اور ہلکی ہلکی جھڑپیں شروع ہو گئیں اور پھر ان جھڑپوں میں تیزی آ گئی۔ بات عام گفتگو سے شروع ہو کر مناظرے تک' مناظرے سے گلی گلوچ' گلی گلوچ سے اشتہارات اور اشتہارات سے فوجداری مقدمات تک پہنچی۔ ان ساری جھڑپوں میں سب سے مشہور جھڑپ مرزا قادیانی اور پادری آتھم کے درمیان ہونے والا تاریخی واقعہ ہے۔ پادری آتھم انتہائی کمزور صحت کا ایک بوڑھا عیسائی تھا جس کی مرزا قادیانی سے ٹھنی ہوئی رہتی تھی۔ جب اس ٹھنی نے شدت اختیار کی تو مرزا قادیانی' جو ہر معاملے میں پیشن گوئیاں کرنے کا عادی مجرم تھا' اس نے پادری آتھم کی طویل عمر اور انتہائی کمزور صحت دیکھتے ہوئے اندازہ کیا کہ پادری آتھم جلد ہی مرنے والا ہے' اس لئے اس نے شہرت حاصل کرنے کے لئے پیشن گوئی جھاڑ دی کہ آتھم ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے قبل مر جائے گا۔ پیشن گوئی پورے ہندوستان میں پھیل گئی اور لوگوں کی نظریں پادری آتھم پر مرکوز ہو گئیں اور بے تابی سے اعلان کردہ تاریخ کا انتظار کرنے لگے۔ سادہ لوح قادیانیوں اور عیسائیوں میں شرطیں بندھ گئیں۔ مذکورہ تاریخ میں پندرہ دن رہ گئے اور آتھم نہ مرا تو مرزا قادیانی نے اپنے چٹخے ہوئے مریدوں کو قابو کرنے کے لئے انہیں صبح و شام رو رو کر دعائیں کرنے کے کام پر لگا دیا۔ گویا قادیانی آتھم کی موت کے لئے باجماعت رونے لگے۔ قادیانیوں کا پورا ٹبر بلبلوں کی طرح روتا' جب تھک جاتے' لیٹ جاتے اور پھر شروع ہو جاتے۔ مرزا قادیانی خود بھی شیطان کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ جادو ٹونہ اور دیگر سفلی عملیات کئے لیکن آتھم نہ مرا۔ آخر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کا سورج طلوع ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے اپنے عقل فروش مریدوں سے کہا کہ تم فکر نہ کرو' آج کا سورج غروب ہونے سے قبل پادری آتھم جہنم واصل ہو جائے گا۔

۵ ستمبر کا سورج سارا دن قادیانیوں کا منہ چڑانے کے بعد سرخ گولے کا روپ دھار کر مغرب کی آغوش میں ڈوبنے لگا اور ادھر مرزا قادیانی دریائے ذلت میں ڈوبنے لگا۔ سورج ڈوب گیا' رات گزر گئی لیکن سخت جان اور مرزے کی رسوائی کا سامان بوڑھا پادری آتھم نہ مرا اور ایک لمبی مدت نہ مرا۔ عیسائیوں نے جشن منائے' خوشی سے چوراہوں میں بھنگڑے ڈالے' پٹاخے چلائے۔ پادری آتھم کو گاڑی میں سوار کیا' گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور امرتسر میں زبردست جلوس نکالا۔ ادھر مرزے کی انگریزی نبوت کا جلوس نکل گیا۔ مرید مرزے سے بددل ہو گئے اور مرزے پر انگلیاں اٹھانے لگے۔ مرزا قادیانی' جو تاویلات کا بادشاہ' دجل و فریب کا امام اور انتہائی ڈھیٹ تھا' نے جب مریدوں کو کھسکتے کھسکتے دیکھا تو وہ بڑا پریشان ہوا اور اس نے سوچا کہ اگر یہ "بھولے بادشاہ" چلے گئے تو چندے کا بیوپار اور جھوٹی نبوت کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔ لہٰذا اس نے اپنے مریدوں کے گلے میں تاویل کا پہلا پھندا پھینکتے ہوئے کہا کہ تم عیسائیوں کے جلوس میں پادری آتھم کو گلے پھولوں کے ہار اور فتح کا رقص کرتے دیکھتے ہوئے بالکل پریشان نہ ہو۔ اللہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ پادری آتھم بظاہر زندہ ہے لیکن اندر سے مر چکا ہے۔ اس کی فتح کا جلوس درحقیقت اس کے جنازے کا جلوس ہے۔ لیکن جب اس "آنی جانی دلیل" سے بات نہ بنی تو مرزے نے تاویل کا دوسرا پھندا ان کے گلوں میں پھینکا کہ "مسلمان ہو چکا تھا۔ جب یہ بات پادری آتھم تک پہنچی تو اس نے فوراً ایک اشتہار چھپوا کر اعلان کیا کہ میں پہلے بھی عیسائی تھا اور اب بھی عیسائی ہوں۔ لیکن پادری آتھم کے اس دندان شکن جواب پر بھی مرزا قادیانی کی ڈھیٹ زبان خاموش نہ ہوئی اور اس نے اپنے مریدوں کے گلے میں تاویل کا تیسرا پھندا پھینکتے ہوئے کہا کہ اصل آتھم تو مر چکا ہے' عیسائی جس آتھم کو اپنے جلوس میں لئے پھرتے ہیں' وہ پادری آتھم اصلی نہیں بلکہ نقلی ہے۔ مرزا قادیانی کے سنگلاخ اور آہنی بے شرم اور ڈھیٹ ہونے پر ہم اس کی خدمت میں صرف یہ شعر پیش کر سکتے ہیں۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

(ت)۔ تذکرہ

حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت ختم ہو گئی۔ قرآن پاک کے بعد سلسلہ وحی بند ہو گیا۔ ابو البشر آدمؑ سے لے کر سید البشر جناب محمد عربی ﷺ تک تمام نبیوں پر وحی لانے والے فرشتے کا نام جبرائیلؑ ہے' تکمیل نبوت کے بعد اب جبرائیل

کسی پر وحی نہیں لاتا۔ رحمانی وحی تو بند ہو گئی لیکن شیطانی وحی جاری ہے اور اس وحی کا ایک وافر حصہ مرزا قادیانی پر نازل ہوا۔ شیطان کی طرف سے یہ وحی مرزا قادیانی کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی لے کر آتا تھا۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی تمام شیطانی وحی' کشوف' رویا اور الہامات کو اکٹھا کر کے ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے' جس کا نام "تذکرہ" ہے۔ مسلمانوں کے قرآن کے مقابل "تذکرہ" قادیانیوں کا قرآن ہے۔ قادیانی اس "تذکرہ" سے قادیانی شریعت اخذ کرتے ہیں اور اس سے زندگی کے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ "تذکرہ" غلاظت کی پوٹ' جھوٹ کا کوہ ہمالیہ' عقل کا ماتم' دجل و تلبیس کا خنجر' اخلاق کا جنازہ اور شیطنیت کے آوارہ قہقہے ہیں۔ "تذکرہ" کے مضامین پڑھنے سے جہاں ہنسی آتی ہے وہاں قادیانیوں کے ذہنی معیار کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ کس احمقانہ کلام کو اللہ کی وحی مان رہے ہیں۔ کس آوارہ اور لچر شخص کو اللہ کا نبی ﷺ اور رسول ﷺ مان رہے ہیں۔ تقریباً" ہر قادیانی گھر میں "تذکرہ" رکھتا ہے اور اس کی "زیارت" سے مشرف ہوتا ہے اور اس کے مطالعہ سے قلب و ذہن کی "روشنی" حاصل کرتا ہے۔ پسند اپنی اپنی' نصیب اپنا اپنا۔

"تذکرہ" سے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔ انہیں پڑھئے اور ان کی فصاحت و بلاغت اور معارف و معانی کا اندازہ کیجئے۔

"لاانف (تذکرہ' ص ۵۳۹)۔

"اس کتے کا آخری دم ہے" (تذکرہ' ص ۴۱۷)۔

"پی' پی کی" (تذکرہ' ص ۸۰۱)۔

"ماتم کدہ" (تذکرہ' ص ۷۵۲)۔

"زندگیوں کا خاتمہ" (تذکرہ' ص ۵۷۷)۔

"خفیف مسیح" (تذکرہ' ص ۷۴۳)۔

"کرنسی نوٹ" (تذکرہ' ص ۵۹۹)۔

خواب میں دکھائے گئے (۱) تین استرے (۲) عطر کی شیشی۔ (تذکرہ' ص ۷۴۴)۔

(ٹ)۔ ٹیچی ٹیچی

ابوالبشر حضرت آدمؑ سے لے کر سید البشر خاتم النبیین جناب محمد عربی ﷺ تک تقریباً" ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام پر وحی لانے والے فرشتے کا نام جبرائیل امین ہے۔ لیکن انگریزی نبی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی لانے والے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے۔ مرزا قادیانی کے پاس ٹیچی ٹیچی کے علاوہ اور بھی بہت سے فرشتے آتے تھے' مثلاً" مٹھن لال' درشنی' رانی وغیرہ۔ لیکن جو قربت ٹیچی ٹیچی کو حاصل تھی وہ اور کسی کو نصیب نہ تھی۔ مرزا قادیانی کہتا تھا کہ اس کا نام ٹیچی ٹیچی اس لئے ہے کہ یہ بیچ کر کے آتا ہے اور بیچ کر کے چلا جاتا ہے۔ گویا یہ اپنے وقت میں مرزا قادیانی کا F-16 تھا۔ ٹیچی ٹیچی قادیانی کی فضاؤں میں اڑتا منڈلاتا رہتا اور جب مرزا قادیانی سے ضروری بات کرنا ہوتی تو فوراً قادیانی کے ایئرپورٹ (مرزے کا گھر) پر لینڈ کرتا اور مرزے کو "وحی" دے کر فلائی کر جاتا۔ "وحی" کے علاوہ ٹیچی ٹیچی شیطان سے مرزے کے لئے انتہائی اہم "وحی" لے کر آیا۔ ٹیچی ٹیچی انتہائی جلدی میں تھا یعنی بیچ بیچ کر رہا تھا لیکن اس نے دیکھا کہ مرزا قادیانی افیم کھا کر اور گھوڑے بیچ کر سویا ہوا ہے۔ ٹیچی ٹیچی نے اپنی جیب سے چھوٹا سا باجا نکالا اور مرزے قادیانی کے ایک کان کے قریب کر کے بجایا۔ پہلے تو مرزا قادیانی نے باجے کی آواز کا کوئی اثر نہ لیا' لیکن جب ٹیچی ٹیچی نے پندرہ بیس مرتبہ باجا بجایا تو مرزا قادیانی نے خر خر کیا اور دوسری طرف کروٹ لے لی۔ ٹیچی ٹیچی پلٹ کر دوسری طرف آیا اور دوسرے کان کے قریب جب کافی دفعہ باجا بجایا تو مرزا قادیانی نے پھر خر خر کی آواز نکالی اور کروٹ بدل لی۔ ٹیچی ٹیچی پھر پلٹ کے آیا اور باجا بجایا۔ کافی دیر کے بعد مرزے نے پھر خر خر کیا اور کروٹ بدل لی۔ غرض کہ ٹیچی ٹیچی باجا بجاتا رہا اور افیم کے نشے میں دھت مرزا کروٹیں بدلتا رہا۔ آخر ٹیچی ٹیچی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ غصہ میں بڑبڑاتا ہوا اور سوئے ہوئے مرزا قادیانی کی "چوتڑوں" پر ایک زوردار کک ماری اور یہ کہتا ہوا پرواز کر گیا۔

"بے غیرت ہم نے تجھے سونے کے لئے بھیجا ہے؟"

ٹیچی ٹیچی کی لائی ہوئی وحی کے چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

"پریشن عمر براطوس یا پلاطوس"۔ (مکتوب احمدیہ' جلد اول' ص ۶۸)۔

"پیٹ پھٹ گیا"۔ (البشریٰ' جلد دوم' ص ۱۹)

"غثم غثم غثم" (البشریٰ' جلد دوم' ص ۵۰)

"زندگیوں کا خاتمہ" (تذکرہ' ص ۵۷۷)

"ایک دانہ کس کس نے کھانا" (البشریٰ' جلد دوم' ص ۱۰۷)

ہم اس وحی کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جس نے وحی بھیجی وہ جانے یا جس پر نازل ہوئی تھی۔

(ث)۔ ثاقب زیروی

یوں تو سارے قادیانی اخبار و رسائل باون باون گز کی زبان دراز رکھتے ہیں' زبانیں کیا ہیں' اسلام کے خلاف زہر میں بجھی کٹاریاں ہیں' جو گلشن اسلام کے مہکتے پھولوں کے سروں پر معلق رہتی ہیں' تاریخ کے کلیجے کو زخمی کرتی ہیں' چہرہ اسلام کو مسخ کرتی ہیں اور شجر ایمان کی جڑوں پہ کاری وار کرتی ہیں۔ لیکن لاہور سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "لاہور" ہرزہ سرائی میں ان سب کا امام ہے جس کا ایڈیٹر ثاقب زیروی ہے۔ میرا دوست متین خالد کہتا ہے کہ اس کا نام ثاقب زیروی اس لئے ہے کیونکہ یہ زیرہ بہت کھاتا ہے۔ لاہور میں رہتا ہے اور ایمان ربوہ میں گروی پڑا ہے۔ رنگ کالا اور دل پہ قادیانیت کا جالا ہے۔ نقوش ایسے کہ بچے کارٹون سمجھ کے کھیلنے لگتے ہیں۔ شکل کو غور سے دیکھو تو محسوس ہوتا ہے کہ غیب کی لاٹھی سے ایک مدت سے پٹائی ہو رہی ہے۔ جب کسی غیر مسلم کی اس شکل پر پہلی نظر پڑتی ہے تو اس کی زبان سے فوراً ہائے نکلتا ہے اور جب کسی مسلمان کی نظر پڑتی ہے تو اس کے لبوں پر فوراً" "استغفر اللہ" آجاتا ہے۔ موصوف قلم کی بجائے جھاڑو سے لکھتا ہے اور لکھتے لکھتے سر پہ بھی جھاڑو پھیر لیتا ہے کیونکہ سنا ہے گنجا ہے۔ لکھنے کے بعد پڑھتا نہیں' کہتا ہے پڑھتے ہوئے مجھے شرم آجاتی ہے۔ میرا دوست متین خالد کہتا ہے کہ جب مجاہدین ختم نبوت کے بارے میں لکھتا ہے تو کھٹمل والی چارپائی پر بیٹھ جاتا ہے۔ کہتا ہے مرزا قادیانی میرے دل میں رہتا ہے اور میری رگوں میں خون کے ساتھ بہتا ہے۔ اسی لئے تو ضیاء الحق کا نافذ کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس دیکھ کر سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگ جاتا ہے۔

جاناں

نصرت جہاں بیگم ایک اٹھارہ سالہ الہڑ دوشیزہ تھی۔ وہ دہلی کی اہل زبان فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کا باپ ملازمت کے سلسلہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ نصرت جہاں پر جوانی آئی تو ادائیں بھی آگئیں۔ نصرت جہاں کے مکان کے ایک حصہ میں ایک پچپن سالہ بیماریوں کا مارا بڈھا مرزا قادیانی بھی رہتا تھا۔ ایک دن نصرت جہاں کی کسی دلفریب ادا پہ بڈھا مرزا قادیانی فدا ہو گیا اور ایسا فدا ہوا کہ اس کے گھر کا گدا ہو گیا۔ سارا دن اسے جاناں جاناں کہہ کے یاد کرتا۔ جب بھی اس پہ نظر پڑ جاتی' ٹھنڈی آہیں بھر کے لبوں کو آہستہ آہستہ ہلا کے جاناں جاناں کہتا اور بعض اوقات تو ایسا گم ہوتا کہ دھڑام سے گر پڑتا۔ جاناں نے اس کے بڈھے اور بیمار دل کو تانگہ بنا کے لگامیں اپنے ہاتھ میں سنبھال لی تھیں۔ پچپن سالہ کانا بڈھا جاناں سے شادی رچانا چاہتا تھا۔ مکار بڈھے نے دولت کی چمک سے جاناں کی آنکھوں کو خیرہ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جاناں کی ماں سے بھی محبت بھرے تعلقات استوار کر لئے تھے۔ مرزا قادیانی سے بہت سے پیسے بٹورنے کے بعد جاناں کی ماں نے جاناں کے باپ کو بھی اس شادی کے لئے راضی کر لیا۔ آخر وہ دن آگیا جب جاناں سیکنڈ ہینڈ دولہا سے شادی کے بندھن میں بندھ گئی۔ شادی کے بعد جاناں نے سارے گھر اور دولت پہ قبضہ جما لیا۔ مرزا قادیانی اس کے صدقے

محترم ریاض الحق صاحب کو صدمہ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر کے منسلک محترم ریاض الحق صاحب کو ایک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا کہ ان کے نانا محترم ملک حاجی بخت علی صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما مولانا محمد انور فاروقی مولانا محمد علی صدیقی' جناب ریاض الحق صاحب کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

واری جاتا۔ مرزا قادیانی نے اپنے بڑھاپے کی آرزو کو سوا دو سیر وزنی کے زیورات میں لاد دیا۔ جاناں گھر میں چھن چھن کرتی پھرتی جس سے مرزا قادیانی کا دل بھی چھن چھن کرتا۔ اب جاناں زیادہ منہ زور ہو گئی تھی۔ وہ اپنے خاوند مرزا قادیانی کے دوستوں کے ساتھ اکثر شاپنگ کرنے کے لئے قادیان سے لاہور آتی اور بعض اوقات کئی کئی دن لاہور میں سیر گشت کرتی رہتی۔ جس دن واپس جاتی تو بوڑھا خاوند سراپا انتظار بنے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوتا۔ جاناں کو گاڑی سے اترتے دیکھتا تو چہرہ کھل اٹھتا۔ بیساختہ زبان سے محبت بھرا نام نکلتا۔ جانا ہزاروں روپیہ ماہانہ اپنی زیب و زینت پر صرف کر دیتی لیکن مرزا قادیانی کی طبیعت پر کبھی شاق نہ گزرتا۔ ایک شب مرزا قادیانی کو ہیضہ ہوا اور وہ لیٹرین میں مر گیا۔ سارا جسم غلاظت میں لتھڑ گیا۔ منہ سے پاخانہ بہہ رہا تھا لیکن آنکھیں ابھی تک کھلی تھیں۔ شاید جاناں کا دیدار کرنے کے لئے! جاناں مرے ہوئے بڈھے خاوند کی کھلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہلکا سا مسکرائی اور پھر ساتھ والے کمرے میں جا کر اپنی سہیلیوں کے جھرمٹ میں ایک کھسیانی ہنسی بکھیر دیتی۔ لیکن جاناں کی یہ سہیلیاں عورتیں نہیں بلکہ مرد تھے!!!

(چ)۔ چیمپئن

یہ چیمپئن شپ مرزا قادیانی اور ان کے ایک سابقہ مرید ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کے درمیان منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر عبدالحکیم خاں "چیمپئن" ٹھہرے اور مرزا قادیانی موت کے آہنی ہاتھوں "چت" ہو گیا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرزا قادیانی کے عقیدت مند تھے' لیکن جب انہوں نے قریب جا کر مرزا قادیانی کو دیکھا' پرکھا' تولا اور سونگھا تو وہ مرزے اور مرزائیت سے باغی ہو گئے اور رد مرزائیت کے کام میں جت گئے۔ انہوں نے اپنے قلم سے مرزا قادیانی اور مرزائیت کے خلاف چند کتابچے بھی لکھے۔ جب ان کا تیکھا قلم مرزا قادیانی کے کالے دل میں چبھا تو مرزا قادیانی سیخ پا ہو گیا اور دونوں میں لڑائی کی آگ کے شعلے تیز تر ہو گئے۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے خلاف موت کی الہامی پیشن گوئیاں شائع ہوئیں۔ مرزا قادیانی کے شائع کردہ ایک اشتہار سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔

خدا سچے کا حامی ہو

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے میری نسبت یہ پیشن گوئی کی ہے۔ مرزا کے خلاف ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ "مرزا مسرف ہے' کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو گا۔ اس کی میعاد تین سال بتلائی گئی ہے"۔

پھر مرزا قادیانی کہتا ہے۔

"اس کے مقابل پر وہ پیشن گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے"

مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے جواب میں ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے اپنا ایک اور الہام شائع کیا کہ۔

"جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا مر جائے گا"

یہ سن کر مرزا قادیانی جل بھن کر کباب ہو گیا اور اس نے جواباً ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان "تبصرہ" شائع کیا جس کی پیشانی پر یہ عبارت درج کی۔

"ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشن گوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہوں میں چسپاں کریں"

اس اشتہار کے چند فقرات حسب ذیل ہیں

"اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ میں تیری عمر کو بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشن گوئی کرتے ہیں' ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تاکہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے"۔

پھر مزید لکھتا ہے۔

"یہ عظیم الشان پیشن گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہو گی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا"

مرزا قادیانی کی اس پیشن گوئی کے جواب میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے اپنا ایک اور الہام شائع کیا کہ

"مرزا مورخہ ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائے گا"۔ (چشمہ معرفت' صفحہ ۳۲۱۔۳۲۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کی پیشن گوئی عین بجی ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو جہنم واصل ہو گیا۔ سلامتی کا شہزادہ قتل ہو گیا۔

اللہ کے ہاں قبولیت کا دعویٰ کرنے والا تنی خانہ میں قبول ہو گیا۔

فرشتوں کی تلواروں کے حصار میں رہنے کے دعویٰ بازی کو فرشتہ اجل نے تنی خانہ میں گھسیٹ کر مارا۔

عمر بڑھانے کی بڑھکیں مارنے والا اپنی پر ذلت زندگی کے ایک لمحہ میں بھی اضافہ نہ کر سکا۔ حریف کو خدائی غضب کی دھمکیاں دینے والا کذاب خود خدائی غضب کا شکار ہو گیا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو اپنی آنکھوں کے سامنے تباہ و برباد کرنے کی وعید سنانے والا خود تباہ و برباد اور جہنم کا دائمی مکین ہو گیا۔

> **صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک کی دفتر کراچی میں آمد**
>
> عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور ہفت روزہ لولاک کے ایڈیٹر جناب صاحبزادہ طارق محمود گزشتہ دنوں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں تشریف لائے اور دفتر کے تمام احباب نے صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا صاحبزادہ صاحب نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے خصوصی ملاقات کی دفتر کے افراد جن میں مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد انور فاروقی' رانا محمد انور سے جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

(ح)۔ حکیم نور الدین

اگر اس کے نام کے اجزاء کو بکھیریں تو صورت کچھ یوں بنتی ہے۔ ○ حکیم ○ نور ○ دین۔

حکمت یہ کہ مرزا قادیانی جیسے فاتر العقل' مخبوط الحواس' کذاب اور دجال کو نبی مان بیٹھا۔

نور یہ کہ قادیانیت کی وحشت ناک تاریکی کو ساری زندگی نور سمجھتا رہا۔

دین یہ کہ اللہ کے پسندیدہ دین "دین اسلام" سے منہ موڑ کر "دین قادیان" کا منہ چوم لیا اور تامرگ اس زہر کو پیتا رہا۔ لہٰذا حکمت اور انصاف تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا نام یوں لکھا جائے۔

"نا حکیم نا نور بلا دین"

ضلع سرگودھا کے قصبہ بھیرہ کا باسی تھا۔ شروع سے ہی ملحدانہ نظریات اور گمراہ عقائد کا حامل تھا۔ مرزا قادیانی کی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لانے والا یہی شخص تھا۔ عمر میں مرزا قادیانی سے ایک یا دو برس چھوٹا تھا۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء میں جب مرزا قادیانی کی زندگی کا دیا گل ہوا تو حکیم نور الدین کو اس کا پہلا خلیفہ نامزد کیا گیا۔ چھ برس تک قادیانی خلافت کی مسند پر بیٹھا رہا۔ ایک دن گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑے نے زمین پر پٹخا اور ٹانگ ٹوٹ گئی' پھر ٹانگ کو گنگرین ہو گئی۔ درد کی شدت سے چیختا' چلاتا اور زمین پر تڑپ تڑپ جاتا۔ اس حالت میں بیوی کسی کے ساتھ فرار ہو گئی اور جوان بیٹے کو بشیر الدین نے قتل کروا دیا۔ آخری وقت میں زبان بند ہو گئی اور یوں ایک مرتد اور گستاخ رسول انسانیت کے لئے ایک عبرت کی داستان چھوڑ کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء کو سوئے جہنم پرواز کر گیا۔

(خ)۔ خطوط

دانشوروں کا قول ہے کہ کسی بھی شخصیت کے خطوط سے اس شخصیت کو پہچانا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ آیئے ہم کذاب قادیان مرزا قادیانی کے خطوط کی مدد سے اس کی شخصیت کو پرکھتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے مرزا قادیانی کی شخصیت کے مختلف

پہلو کھل کھل کر ہمارے سامنے آجائیں گے۔

خط نمبر ۱

محبی اخویم حکیم محمد حسین قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت والدہ محمود احمد ہوا کی تبدیلی کے لئے لاہور آئی ہیں۔ غالباً انشاء اللہ تعالیٰ دس دن تک لاہور میں رہیں گے اور بعض ضروری چیزیں پارچات وغیرہ خریدیں گی۔ اس لئے اس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے آپ سے بہتر اور کسی شخص کو نہیں دیکھتا۔ لہٰذا اس غرض سے آپ کو یہ خط لکھتا ہوں کہ آپ جہاں تک ہوسکے' اس خدمت کے ادا کرنے میں ان کی خوشنودی حاصل کریں اور خود تکلیف اٹھا کر عمدہ چیزیں خریدیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے۔
مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۰ر جون ۱۹۰۷ء

اس خط سے مندرجہ ذیل چیزیں سامنے آتی ہیں۔
مرزا قادیانی کی بیگم محض ہوا کی تبدیلی کے لئے مختلف شہروں میں سیرگشت کرتی رہتی تھی۔
مرزا قادیانی کی اہلیہ غیر محرموں کے ساتھ شاپنگ بھی کرلیتی تھی' جس کی شہادت اس حوالہ سے بھی مل جاتی ہے۔
"بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور سے کپڑے بھی خود خرید لایا کرتی تھیں"۔ (کشف الغطوں' مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد' لاہور' ص ۸۸)۔
مرزا قادیانی پرلے درجے کا بے غیرت تھا جو دو نامحروں کے ملاپ کو "خوشنودی" کہہ رہا ہے۔
مرزا قادیانی نے بیگم کو پیسے دے کر نہیں بھیجا جس سے عیاں ہے کہ شاپنگ کا خرچہ مرید کو کرنا پڑے گا' جو مرید کو واپس نہیں ملے گا کیونکہ مرزے نے نبوت کا دعویٰ ہی حصول دولت کے لئے کیا تھا۔

خط نمبر ۲

محبی اخویم' السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
اس وقت بموجب تاکید والدہ محمود لکھتا ہوں کہ آپ مبارکہ میری لڑکی کے لئے ایک قمیض ریشمی یا جالی کی جو چھ روپے قیمت سے زیادہ نہ ہو اور گوٹہ لگا ہوا ہو عید سے پہلے تیار کرا کر بھیج دیں۔ قیمت اس کی کسی کے ہاتھ بھیج دی جائے گی یا آپ کے آنے پر آپ کو دی جاوے گی۔ رنگ کوئی ہو مگر پارچہ ریشمی یا جالی ہو۔ اندازہ قمیض کا آپ کی لڑکی زینب کے اندازہ پر ہو۔
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۰ر فروری ۱۹۰۳ء

اس خط سے مندرجہ ذیل چیزیں عیاں ہوتی ہیں۔
مرزا قادیانی پکا زن مرید تھا اور اس کے مرید بھی اس کی بات کی نسبت اس کی نوجوان بیگم کی بات کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ اسی لئے تو مرزا بیگم کا نام لے لے کر خط میں زور پیدا کر رہا ہے۔ جالی کی باریک قمیض اور گوٹے سے قادیانی نبوت کی گھریلو اخلاقی حالت کا پتہ چلتا ہے۔
حسب معمول مرزا قادیانی نے پیسے پھر نہیں بھیجے یعنی مریدوں کا مال خوب چلتا تھا۔

خط نمبر ۳

محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اشیائے مفصلہ ہمراہ لیتے آویں اور اگر خدانخواستہ ایسی مجبوری ہو تو کسی اور آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ وائی بیوٹر جو ایک رحم کے متعلق دوائی ہے' پلومر کی دکان سے (۸ر عہ) مشک خالص عمدہ جس میں چھچھڑانہ ہو ایک تولہ۔ پان عمدہ بنگلہ (عصہ) اور ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں آپ ساتھ لاویں۔ قیمت یہاں سے دی جاوے گی۔ مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے۔ پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے' اس لئے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی۔ اگر شیخ صاحب کی دکان میں ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے مگر ضرور لانا چاہئے اور ۳۰ روپے کا منی آرڈر آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔
والسلام۔ مرزا غلام احمد۔

اس خط سے مندرجہ ذیل چیزیں عیاں ہوتی ہیں۔
ایک مرید کو خط لکھ کر بیوی کے لئے رحم کی دوائی منگوائی جارہی ہے جس سے مرزا قادیانی کی بے حیا طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔
قادیانی نبوت کے گھرانے میں پان کا شوق فرمایا جاتا تھا۔
انگریزی نبی انگریزی پاخانے پر بیٹھ کر پاخانے کے شوق تھا لیکن معلوم نہیں کہ بعد میں نہاتا تھا یا نہیں کیونکہ انگریزی پاخانے سے تو انسان فوراً ناپاک ہو جاتا ہے۔
اس دفعہ میں کو پیسے بھیج دیئے ہیں' شاید تنگ آیا ہوا مرید اس بار اشیاء نہ بھیجتا لیکن پھر بھی اشیاء کی نسبت قیمت بہت کم بھیجی گئی ہے' شاید فنٹی فنٹی کا پروگرام ہو۔

باقی آئندہ

بقیہ تسخیر عالم کا یہودی منصوبہ

اللہ کے احکامات سے بغاوت کی پاداش میں اللہ کے عذاب کی مستحق ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ "میرا وعدہ ظالموں کے متعلق نہیں ہے۔" پورا ہو کر رہا اور بنی اسرائیل کو اس منصب سے معزول کر کے امامت بنی اسماعیل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سپرد کردی گئی اور ساتھ ہی بیت المقدس جو حضرت سلیمانؑ کے زمانے سے مرکز دعوت چلا آرہا تھا' اسے تبدیل کر کے دوبارہ اسی مکہ مکرمہ کو مرکز دعوت بنا دیا گیا جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے زمانے میں تھا۔
انبیائے بنی اسرائیل کے زمانے سے لے کر آج تک یہ اعزاز یہودیوں کو ہی حاصل رہا ہے کہ وہ شیطانی لشکر کے نیزہ بردار بن کر بنی نوع انسان کو دنیا پرستی' خواہشات' قتل و غارت گری' لوٹ مار اور ارتکاز دولت کے لئے طرح طرح کے خوشنما الفاظ استعمال کر کے ان بدعنوانیوں کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہودیوں کے لئے نفس پرستی کے تقاضوں کی تکمیل ہی زندگی کا واحد مقصد ہے۔ ان بداعمالیوں کو جائز کرنے کے لئے کتب مقدسہ میں تحریفات کی گئیں اور بنی اسرائیل کے جلیل القدر انبیاء سے ایسے شرمناک گناہ منسوب کئے گئے جو کسی عام آدمی کے لئے بھی باعث ننگ ہوتے۔ تورات میں غیر یہود سے سود لینا حلال کر کے اور ان کی املاک پر ناجائز تصرف کو جائز قرار دے کر معیشت کا وہ بھیانک نظام عالمی پیمانے پر رائج کر دیا گیا جس کے ذریعہ دنیا کی ساری دولت سمٹ کر یہودی تجوریوں میں بھری جا رہی ہے اور پوری بنی نوع انسان معاشی' سیاسی اور معاشرتی طور پر ایک نامعلوم یہودی ٹولے کی گرفت میں آ چکی ہے۔
یہودیوں نے اپنے مکروہ شیطانی مقاصد کے حصول کے لئے صرف اپنے ہی مذہب میں تاویلات اور تحریفات کرنے پر اکتفا نہیں کیا دنیا کے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو بھی شیطان کی فوج میں بھرتی کرنے کے لئے انہوں نے وہی ترغیبات دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اگر کسی قوم پر ان کی یہ ترغیبات اثر نہیں کرتیں تو ان کا دوسرا حربہ جو غالباً" پہلے حربے سے زیادہ پر کار ہوتا ہے یہ ہے کہ اپنے گماشتوں کو اہل ایمان کے گروہ میں شامل کروا کے ان لوگوں یعنی اپنے گماشتوں کو' اپنے لامحدود ذرائع استعمال کر کے اہل ایمان کے گروہ میں ممتاز کرواتے ہیں اور پھر ان کے ذریعہ اللہ کے دین میں تاویلات کروا کے دین میں ایسے شبہات پیدا کرتے ہیں کہ اصل دین ہی مسخ ہو جائے۔ اور اللہ کے احکامات سے صریح بغاوت کو ایسے خوشنما انداز میں پیش کرواتے ہیں کہ الفاظ کی بھول بھلیوں اور منطق کی موشگافیوں میں الجھ کر بنی نوع انسان صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہی کے شیطانی راستے پر لگ جائے۔

بقیہ موجودہ سائنسی دور اور اسلام

ہم ان اعداد و شمار سے صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ ساری کائنات جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے وقت' حجم اور فاصلے کے اعتبار سے کس قدر لامحدود ہے لیکن خدا تعالیٰ کی ازلی و ابدی عظمت و کبریائی کا اندازہ لگانے کے لئے وقت کے یہ سارے پیمانے' حجم کے یہ کل اندازے اور فاصلوں کی یہ تمام پیمائشیں بالکل ناکافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی جملہ وسعتوں سے بھی بہت بلند و برتر ہے اس کی نہ کوئی ابتداء ہے نہ انتہا اور جو نظم' حکمت' صناعی اور باہمی تناسب ان اربوں کہکشاؤں اور ان کی گرد گردش کرنے والے ستاروں' سیاروں میں پائی جاتی ہے اور ہم زمین پر بیٹھے ہوئے اتنی دور دراز دنیاؤں کے مشاہدے کرتے' ان

ے فاصلے ناپتے اور ان کی رفتار کا حساب لگاتے ہیں تو اس سے ہم کو خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و حکمت کا اندازہ ہونا چاہئے اور یہ مشاہدہ کرنا چاہئے کہ اتنی بڑی لا محدود کائنات کی ایک ایک چیز باہمی جذب و کشش کے قانون میں کس قدر جکڑی ہوئی ہے کہ بڑے سے بڑا کرہ اپنے مدار سے ایک انچ ادھر ادھر نہیں ہوتا اور ہر چھوٹے سے چھوٹا ذرہ قاعدے اور قانون کے تحت مکمل نظم و ضبط اور منصوبہ بندی کے تحت مصروف کار ہے ہم جوں جوں اپنے مشاہدات میں آگے بڑھتے جائیں گے' ہمارا ایمان پختہ سے پختہ تر ہوتا جائے گا۔

آفاق کے اس مختصر سے خاکے کو پیش نظر رکھئے اور سوچئے کہ وہ کون سا حساب داں ہے جو آفاق کی پنہائیوں کا پورا پورا اندازہ لگا سکے اور زمان و مکان And Space Time کی انتہا معلوم کر سکے۔ تحقیقات اور معلومات میں انسان جتنا آگے بڑھتا جا رہا ہے اتنا ہی زیادہ محسوس کر رہا ہے کہ ابھی وہ بہت تھوڑا جان سکا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں مختلف انداز سے بار بار انسانوں کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے کہ وہ کائنات کی ان تمام حقیقتوں پر غور کرے' اس غور و فکر کے نتیجے میں خالق کائنات کی عظمت قدرت کا جو احساس و ادراک حاصل ہو گا اور جو کیفیت قلب میں پیدا ہو گی وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے جان لینے کے بعد علی وجہ البصیرت ایمان کی بنیاد بنے گی۔ جو حقائق آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں وہ موجودہ دور کی چوٹی کے سائنس دانوں کے مشاہدات و تجربات کا نتیجہ ہیں اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کو غلط سمجھیں۔ ہماری گزارش ہے کہ آپ ان حقائق سے سرسری طور پر نہ گزر جایئے بلکہ ان پر غور و فکر کے بعد اس کے اصل نتیجے تک پہنچے' یعنی خدا کی عظمت و قدرت پر ایمان و یقین کو اپنے دل کی گہرائیوں میں اتار لیجئے

جب تک ہم کو اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا صحیح اندازہ نہیں ہو گا ہم اس سے اپنے تعلق کی صحیح نوعیت کو کیسے متعین کر سکتے ہیں۔ ہم اگر یہی سمجھتے رہے کہ اللہ تعالیٰ محدود اور مختصر سی کائنات کا مالک ہے تو اس طرح ہم نہ اس کے بے پایاں عظمت و سطوت کا پورا ادراک اور اعتراف کر سکتے ہیں نہ اس کی لا محدود رحمتوں اور عظمتوں پر ایسا ایمان لا سکتے ہیں جیسا ان کے جان لینے کے بعد ہو گا یا نہ ہونا چاہئے حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ساری کائنات ایک مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق رواں دواں ہے اور ہر روز اس لا محدود فضاء میں گردش کرتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی طرح انسان کے لئے بھی اس نے مقاصد اور ان کے حصول کے لئے مقرر قوانین بنائے ہیں تاکہ ان پر چل کر اپنے مقصد تخلیق یعنی رضائے خداوندی اور آخرت کی کامیابی کے حصول اور اس کی تکمیل کرتا ہوا زندگی بسر کرے اور قدم آگے بڑھاتا چلا جائے۔

بقیہ کبھی ایسا بھی ہوا تھا

میرے ہاتھ کو جلا ڈالے گا بلکہ میرے باقی جسم کو بھی مکی کے بھٹے کی طرح ابال کر رکھ دے گا میں نے اپنے اوسان بحال رکھے اور جلدی سے اپنی فوجی قرولی نکالی اور اپنا بایاں بازو کاٹ کر پھینک دیا۔ اس طرح میں نے اپنے آپ کو نہال سنگھ کی گرفت سے چھڑا لیا میجر نہال سنگھ مجھے آوازیں دیتے رہے اور درد سے چیخے کراہتے اپنے گھوڑے سمیت کھولتے پانی کی موجوں میں ڈوب گئے اس وقت سطح آب پر بڑے بڑے آتشیں بلبلے اٹھ رہے تھے مگر کنارے کے قریب پانی کا درجہ حرارت نارمل تھا۔

وہ قہر خداوندی بچھو اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔ مجھے پھر کہیں دکھائی نہیں دیا گویا وہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک غیبی لشکر کے مانند تھا۔ اس نے مجھ سے کوئی تعارض نہیں کیا غالباً" جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو اپنے اگر مفوضہ کی طرف لوٹ گیا اور میجر نہال سنگھ کا کام تمام کر گیا۔ اس کے بعد جب میں اپنے فوجی ہیڈ کوارٹر پہنچا تو فوراً" علاج کے لئے مجھے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ صحت یاب ہونے کے بعد ہاتھ ضائع ہو جانے کی وجہ سے مجھے ریٹائرڈ کر دیا گیا۔

(ملخصاً" از رسالہ دار الاسلام مالیر کوٹلہ پنجاب)

بقیہ اسلام اور میانہ روی

رشتے داروں' دوستوں اور معاشرے غریب افراد کی امداد میانہ روی کے ساتھ کرے' نہ دولت کا ناگ بن جائے نہ جھوٹی نمود و نمائش پر دولت کو جو اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے' پانی کی طرح بہا کر شیطان کا بھائی بن جائے' اور نہ دوستوں اور عزیزوں میں اپنی آخری پائی خرچ کر کے خود بھکاری بن جائے' دوسروں کے لئے بوجھ بن جائے اور اپنے اہل و عیال کو فاقے سے مرنے کے لئے چھوڑ دے۔

اسلام ترک دنیا اور رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ایک ایسا عملی ضابطہ حیات ہے جس کا مقصد انسانیت کو انتہائی بلندیوں تک پہنچانا اور اخلاقی دروں کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنا ہے' اسلام یہ نہیں کہتا کہ انسان اچھا کھائے نہیں' اچھا پہنے نہیں' دنیا کی ساری نعمتوں اور راحتوں کو اپنے اوپر حرام کر لے۔

گندے اور سڑے مکانوں کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بوریئے کے پھٹے ٹکڑے بچھا کر شب بیداری کے مزے لوٹے' پھٹے پرانے کپڑے پہن کر سادہ لوح لوگوں پر اپنے نمائشی زہد کا جھوٹا نقش جمائے بلکہ اسلام تو یہ حکم دیتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے تو اس کے فضل کو ظاہر کرو' اس کا مقصد یہ ہے کہ جائز طریقہ سے روپیہ کماؤ' اللہ کے عطا کردہ پاک پیسے کو نعمت سمجھو' اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے روپیہ مستحق بندگان خدا کی امداد اور اصلاح معاشرہ کے کاموں میں میانہ روی کے ساتھ خرچ کرو' خود اپنی حیثیت کے مطابق صاف ستھرے مکان میں رہو' صاف ستھری پوشاک پہنو' اہل و عیال پر اپنی حیثیت کے مطابق کشادہ دلی اور میانہ روی سے خرچ کرو' بچوں کو اچھی تعلیم دلاؤ اور انہیں ملک کا کارآمد شہری بناؤ۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ ممانعت فرماتا ہے تو اس بات کی ترجمہ :۔ " مال برباد نہ کرو' اللہ بے جا مال اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (سورہ انعام)

اسلام جائز آمدنی کے مطابق صاف ستھری زندگی بسر کرنے سے منع نہیں کرتا مگر یہ پسند نہیں کرتا کہ میانہ روی کو ترک کر کے اسراف بیجا کو زندگی کا نصب العین قرار دیا جائے عالی شان محل بنا کر ہزاروں غریب بندگان خدا کے شکستہ مکانوں کا منہ چڑایا جائے نمود و نمائش کے ناپاک جذبہ کے تحت بہت زیادہ قیمتی پوشاک پہن کر غریبوں کے پرانے لباس کا مذاق اڑایا جائی' قیمتی سے قیمتی کاروں کی نگہداشت اور پیٹرول وغیرہ پر ہزاروں روپے ماہوار خرچ کر کے ان غریب بچوں اور بچیوں کے زخموں پر نمک چھڑکا جائے جن کی جیب میں اسکول تک جانے کے لئے بس کا کرایہ ادا کرنے کی گنجائش بھی برائے نام ہوتی ہے۔

اسلام یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کے پاس تو بچھانے کے لئے بوریے کے پھٹے ٹکڑے بھی نہ ہوں اور ایک شخص اپنی عالی شان کوٹھی کی آرائش بیش قیمت نوادر' مصوری کے انمول شاہکار اور بیش بہا قالینوں کی خریداری پر لاکھوں روپے پانی کی طرح بہائے۔

ایسے لوگ جو میانہ روی کو خیرباد کہہ دیں بلاشبہ شیطان کے بھائی ہیں میانہ روی کو ترک کرنے اور اسراف بے جا کا طوق لعنت گلے میں ڈالنے کا نتیجہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو قوم اور معاشرے کے ان گنت افراد میں مایوسی و انتشار بڑھے اور دوسری طرف اسراف بے جا کرنے والے چند افراد کے دلوں میں دولت کی حرص زیادہ بڑھے' وہ حیثیت سے کہیں زیادہ مصارف پورے کرنے کے لئے ناجائز ہتھکنڈے استعمال کریں اور قوم و معاشرے کی بنیادوں میں کھوکھلا پن روز بروز بڑھتا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں میانہ روی اختیار کرنے اور غلو و شدت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ معجزات مقدس

میں اسلام نے ہمیں عطا کر رکھا ہے ضرورت ہے کہ بین الاقوامی سطح پر تمام مسلم ممالک کا بلاک اقوام متحدہ کے مقابلے میں دنیا کو اسلام کے دستور سے آشنا کرے اور اس کا نمونہ اپنے کردار سے پیش کرے ملکی سطح پر تمام شرفاء جو بکھرے اور دبکے ہوئے ہیں متحد ہوں اور ایسی قوت تشکیل دیں کہ ملک میں برائی کی قوتیں سر نہ اٹھا سکیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہ مسلماں کو تلوار کر دے

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

نویں عالمی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز

اتوار

مورخہ 14 اگست ۱۹۹۴ء بمقام جامع مسجد برمنگھم

۱۸۰ ابیلگیو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد عزائم مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ◆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

نوٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو ۹ ۹ ایچ زیڈ یو کے 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160